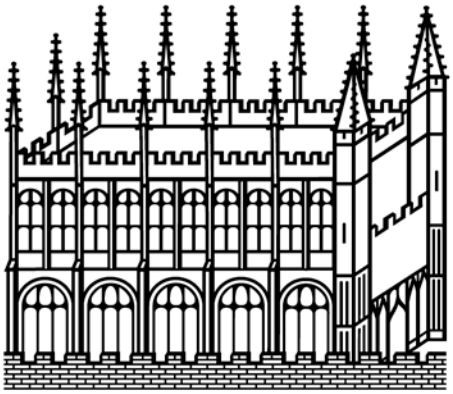


Bodleian Libraries

UNIVERSITY OF OXFORD

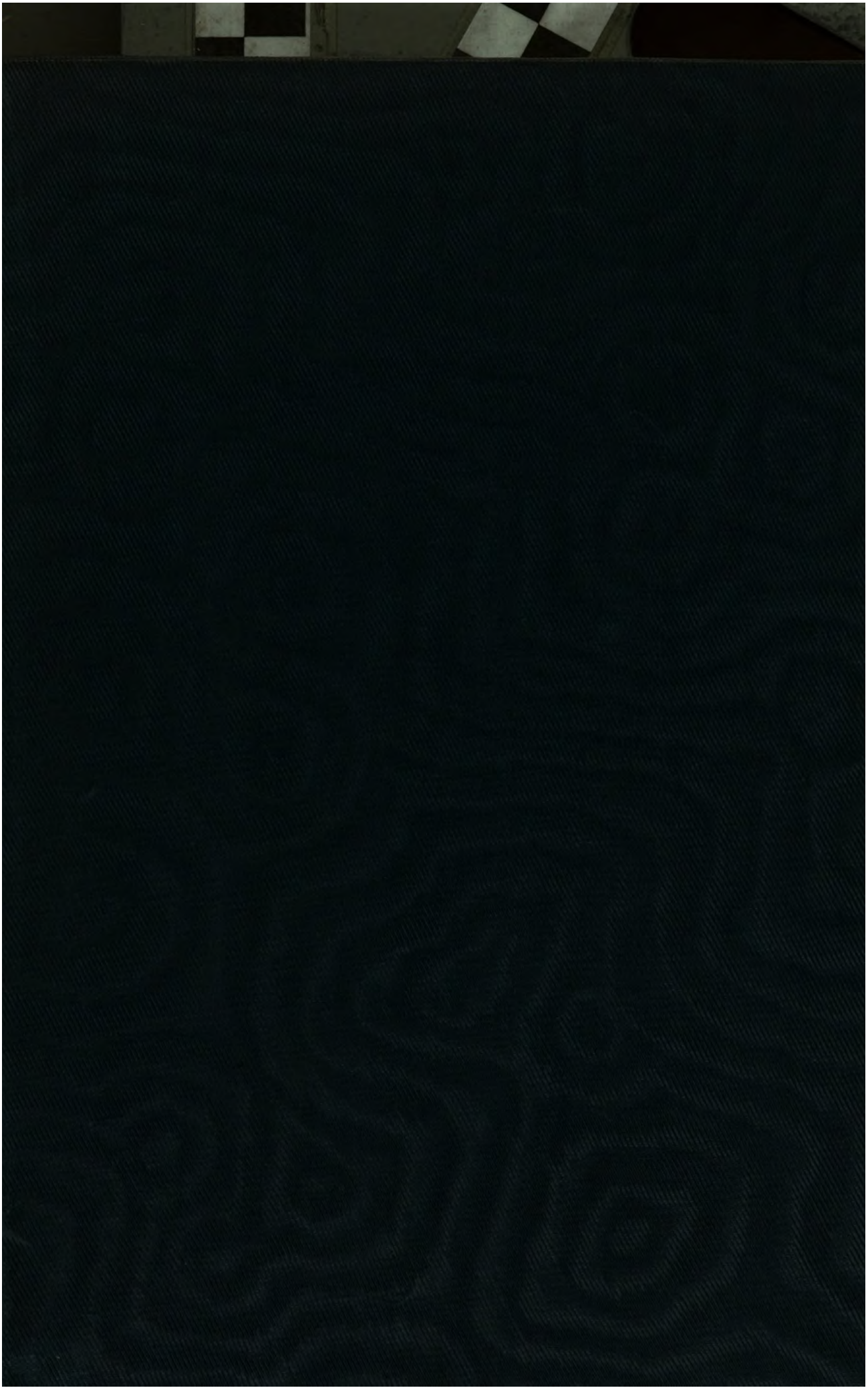
This book is part of the collection held by the Bodleian Libraries and scanned by Google, Inc. for the Google Books Library Project.

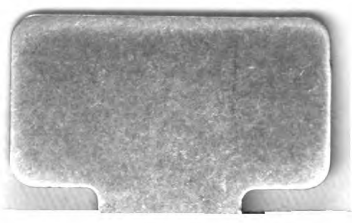
For more information see:

http://www.bodleian.ox.ac.uk/dbooks



This work is licensed under a Creative Commons Attribution-NonCommercial-ShareAlike 2.0 UK: England & Wales (CC BY-NC-SA 2.0) licence.





16.B.32.

16 B 32.

وَصَلَّی اللّٰہُ عَلٰی اَحْمَدَ عَدَدَ حُرُوْفِ السُّطُوْرِ

اور درود اللہ کا نازل ہوا احمد پر موافق شمار حرفون سطرون کے

اَحْمَدُ الْھَادِیْ مُحَمَّدٌ صَاحِبُ الْوَجْہِ الْمُنِیْرِ

احمد راہ دکھانے والے ہین اور تعریف کیے گئے ہین اور روشن منہ والے ہین

INDIAN INSTITUTE

خاتمۃ الطبع

ستایش حضرت رب العالمین و نیائش جناب ختم المرسلین صلی اللہ علی خیر خلقہ محمد و آلہ و صحبہ اجمعین الی یوم الدین کے بعد واضح اور لائح ہو کہ یہ کتاب مستطاب بے ندوندید **مولد شریف جدید** تصنیف لطیف عاشق صادق تتمۂ دوران بنی النس وجان اویس آوان **مولوی احمد خان صاحب صوفی** مطبع نظامی مین باجازت مصنف نامور پیشتر چھپی تھی اس ہنگام میمنت فرجام مین محتشم الیہ نے نظر باتحاد دیرینہ صاحب اس مطبع فیض منبع کو اجازت طبع اس کتاب فیض انتساب و نیز دیگر تصنیفات و تالیفات خود کی دی چنانچہ اہتمام تمام منصرم باکمال لالہ بشیشر دیال سے ماہ ستمبر سنہ ۸۲ء کو برکت بخش مطبع منشی نولکشور واقع کانپور ہوئی عاشقان و فدایان رسول مقبول کی خاطر نہایت مآثر اس مسرت سے مبتہج و مسرور ہوئی بمنہ وکرمہ

مَنْ یَّرٰی وَجْهَكَ یَسْعَدُ یَا كَرِیْمَ الْوَالِدَیْنِ

جو دیکھے آپ کا منہ نیک بخت ہو جاوے اے بزرگ ماں باپ دونوں کی طرف سے

حَوْضُكَ الصَّافِیْ الْمُبَرَّدُ وِرْدُنَا یَوْمَ النُّشُوْرِ

حوض کوثر آپ کا صاف اور ٹھنڈا ہے ہم سب کے اوترنیکا گھاٹ ہے قیامت کے دن

مَا رَاَیْنَا الْعِیْسَ حَنَّتْ بِاللَّیْلِ اِلَّا اِلَیْكَ

نہ دیکھا ہمنے اونٹون کو کہ بچون کی جدائی مین نالہ کرتے آئے ہون رات کے چلنے مین مگر آپ ہی کے پاس

وَالْغَمَامَةُ لَكَ اَظَلَّتْ وَالْمَلَا صَلُّوْا عَلَیْكَ

اور بدلی نے آپ ہی کے واسطے سایہ کیا اور فرشتون نے درود بھیجا آپ پر

وَاَتَاكَ الْعُوْدُ یَبْكِیْ وَتَذَلَّلْ بَیْنَ یَدَیْكَ

اور آیا آپ کے پاس ستون حنانہ روتا ہوا اور عاجزی کی آپ کے سامنے

وَاسْتَجَارَتْ یَا حَبِیْبِیْ عِنْدَكَ الظَّبْیُ النَّفُوْرُ

اور پناہ لینے کو آئے اے میرے حبیب آپ کے پاس ہرن بھڑکنے والے

عِنْدَ مَا شَدُّوْا وَالْمَحَامِلُ وَتَنَادَوْا لِلرَّحِیْلِ

جسوقت کہ زوار لوگون نے کجاوے کسے اور آپس مین پکارا کوچ کے واسطے

جِئْتُهُمْ وَالدَّمْعُ سَائِلٌ قُلْتُ قِفْ لِیْ یَا دَلِیْلُ

آیا مین اونکے پاس درحالیکہ آنسو میری آنکھون سے بہتے تھے کہا مین نے ٹھہر جا میرے لیے اے راہ بتانے والے

سَاَحْمِلُكُمْ رَسَائِلَ حَشْوُهَا الشَّوْقُ الْجَزِیْلُ

مین چاہتا ہون کہ اون خطون کے لیجانیکو تم کو کہ جن مین بھرا ہو بہت شوق

نَحْوَ هَاتِیْكَ الْمَنَازِلِ بِالْعَشَایَا وَالْاُصُوْلِ

اوس محبوب کے مقامون کی طرف شامون کو اور صبحونکو

گر نظر از راہِ عنایت کنے	جملہ مہماتِ کفایت کنے
قصہ یہودی کا ہوا اب تمام	صلِّ علیٰ سیدنا والسلام

قصیدہ نعتیہ

یَا نَبِیَّ سَلَامٌ عَلَیْكَ یَا رَسُوْلَ سَلَامٌ عَلَیْكَ

یا نبیؐ صاحب سلام آپ پر یا رسولؐ اللہ سلام آپ پر

یَا حَبِیْبَ سَلَامٌ عَلَیْكَ صَلَوَاتُ اللّٰہِ عَلَیْكَ

اے حبیبؐ سلام آپ پر رحمتیں اللہ تعالےٰ کی آپ پر

اَشْرَقَ الْبَدْرُ عَلَیْنَا وَاخْتَفَتْ مِنْهُ الْبُدُوْرُ

طلوع ہوا چودھوین رات کا چاند ہمپر درحالیکہ چھپ گئے تھے اوس سے چودھوین رات کے چاند

مِثْلَ حُسْنِكَ مَا رَاَیْنَا قَطُّ یَا وَجْهَ السُّرُوْرِ

آپ کا ایسا حسن ہمنے نہ دیکھا ہرگز اے خوشی کے منہ والے

اَنْتَ شَمْسٌ اَنْتَ بَدْرٌ اَنْتَ نُوْرٌ فَوْقَ نُوْرٍ

آپ آفتاب ہین آپ چودھوین رات کے چاند ہین آپ سراپا نور ہین بڑھکر نور سے

اَنْتَ اِكْسِیْرٌ وَّغَالِیْ اَنْتَ مِصْبَاحُ الصُّدُوْرِ

آپ اکسیر ہین اور انمول آپ چراغ ہین سینون کے

یَا حَبِیْبِیْ یَا مُحَمَّدْ یَا عُرُوْسَ الْخَافِقَیْنِ

اے میرے دوست اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اے دولھا پورب پچھم کے

یَا مُؤَیَّدْ یَا مُمَجَّدْ یَا اِمَامَ الْقِبْلَتَیْنِ

اے مدد دیے گئے اللہ کیطرف سے اے بزرگی دیے گئے اے امام دونون قبلون کے

روضے کے قربان ہوا بے قرار
شمع پہ پروانہ ہو جیسے نثار

پھر یہ کیا سب سے رہو تم گواہ
کہتا ہون مین اَشْہَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ

کلمہ پڑھا نام محمدؐ لیا
آئینۂ دل کو مصفا کیا

نام کے لیتے ہی وہان مر گیا
عاشقِ بے تاب صفہ پر گیا

روضۂ اقدس پہ جو کی جان نثار
روتے تھے اصحابِ نبیؐ بیشمار

تن تو رہا روضۂ جانان کے پاس
جان گئی روضۂ رضوان کے پاس

جذبۂ معشوق نے کھینچا اوسے
خوب ملا رتبۂ اعلیٰ اوسے

عشق و محبت کا اثر دیکھیے
ذرّے کا خورشید مین گھر دیکھیے

بلبلِ شیدا کو گلِ تر ملا
تشنہ زبان کو لبِ کوثر ملا

عشق و محبت مین فنا ہو گیا
دردِ جدائی سے جدا ہو گیا

کاش ہمین بھی یونہین کھینچے حبیبؐ
روضے کی ہو جائے زیارت نصیب

گرد پھرین روضۂ پر نور کے
دور ہون ارمان دلِ رنجور کے

یا شہِ دین صوفیِ بیکس حزین
سخت ہے اب ہند مین اندوہگین

اوسکو مدینے مین بلا لیجیے
روضۂ پر نور دکھا دیجیے

خیلِ معاصی پہ نہ کیجے خیال
تنگ ہے اب بندۂ مسکین کا حال

ایک نظر بہرِ خدا کیجیے
فکرِ دو عالم سے جدا کیجیے

کوئی کسی کا نہین ہوتا یہان
آپ کا ہے نام کسِ بیکسان

صوفیِ بیکس کی خبر لیجیے
بندہ نوازی سے نظر کیجیے

جسپہ نظر آپ کی پڑ جائیگی
خلق اوسے آنکھ نہ پھر جائیگی

اور یہودی کا عجب حال تھا — نقش قدم کی طرح پامال تھا
سونگھتا تھا گاہ لباس نبیؐ — روتا تھا اور شوق مین کہتا کبھی
روح جہان بستۂ گیسوے تو — جامہ خجل مید ہد از بوے تو
شوق مین پھر اوسنے کہا یا علیؓ — مجھکو ہے اسوقت بہت بے کلی
قبر محمدؐ پہ مجھے لے چلو — تاکہ زیارت مجھے روضے کی ہو
روضۂ پر نور تلک جاؤنمین — کاش وہان جاتے ہی مرجاؤنمین
سُنکے علی حال یہودی تمام — مسجد عالی سے اوٹھے دلکو تھام
ہجر پیمبرؐ سے جو تھے دردناک — ساتھہ علیؓ کے ہوئے اصحابؓ پاک
بیچ مین تھا عاشق شوریدہ سر — اشک فشان نالہ بلب چشم تر
سارے مدینے کے وہ پیر و جوان — ساتھہ ہوئے اوسکے بآہ و فغان
دھوم سے تھا عاشق شیدا روان — خلق جو پیچھے تھی وہ گریہ کنان
جب کہ گیا روضۂ پر نور پر — رنج گران تھا دل رنجور پر
خاک پہ غش کھاکے گرا ناتوان — رو کے لگا کہنے بآہ و فغان
اے مدنی برقع و مکی نقاب — سایہ نشین چند بود آفتاب
خیز و شب منتظران روز کن — طبع غریبان طرب افروز کن
خلوتے پردۂ اسرار شو — ما ہمہ خفتیم و تو بیدار شو
از تو یکے پردہ براندا ختن — وز دو جہان خرقہ درانداختن
تازہ ترین صبح نجاتے مرا — خاک تو ام کاب حیاتے مرا
خاک تو خود روضۂ جان منست — روضۂ تو جان جہان منست

اے تن تو پاک ترا ز جان پاک — روح تو پروردۂ روحی فداک
عالم تر دامن خشک از تو یافت — نافۂ زمین نافۂ مشک از تو یافت
خاک پہ تھا عاشقِ مضطر پڑا — روتا تھا اور کہتا تھا واحسرتا
جسکے لیے شام سے آیا یہان — خاک مین سوتا ہے وہ ماہِ جہان
پھر یہ کہا اوسنے کہ اے بوتراب — کوئی لباس اوسکا منگاؤ شتاب
تا کہ مین خوشبو پہ کرون جان نثار — پیرہنِ صبر کرون تار تار
پیرہن اوس گل کا جو پاؤنگا مین — جامے مین پھولا نہ سماؤنگا مین
بولے یہ سلمانؓ سے علیؓ جلد جا — خاص لباسِ نبویؐ لے کے آ
روتے ہوئے حضرتِ سلمان چلے — گل کی طرح چاکِ گریبان چلے
فاطمہؓ کے در پہ گئے تیز گام — بولے کہ اے دخترِ خیر الانام
دیکھے لباسِ تنِ پاکِ رسولؐ — آیا ہے اک عاشقِ شیدا ملول
روتا ہے اور سب کو رولاتا ہے وہ — پیرہنِ پاک منگاتا ہے وہ
گل کیطرح رکھتا ہے وہ دل پہ داغ — بوئے محمدؐ سے ہوا تازہ دماغ
فاطمہؓ نے یہ جو سنا رو دیا — پیرہنِ پاک حوالے کیا
روتے ہوئے حضرتِ سلمان جو آئے — پیرہن اوس شاہ کا مسجد مین لائے
پیش یہودی جو رکھا پیرہن — مست ہوا اور بھی وہ خستہ تن
بوئے نبیؐ آتی تھی مشتاق کو — صبر کی طاقت نہ تھی عشاق کو
مست ہوئی جاتی تھی ہر شے وہان — سر مین ہوا دل مین ہوس تن مین جان
وجد مین تھے جسقدر اصحاب تھے — پیرہنِ پاک سے بیتاب تھے

تو ہے محمدؐ شہ ہر دوسرا — مین بھی ہون اک بندۂ بے زر ترا
سُن کے یہ تقریر علیؓ ولی — رونے لگے اور ہوئی بیکلی
بیٹھے تھے صدیقؓ و عمرؓ چشم تر — سُنکے کلام اوسکا ہوئے نوحہ گر
نام محمدؐ سے گرے خاک پر — زلزلہ سا پڑ گیا افلاک پر
سارے مدینے مین قیامت ہوئی — درد نیا تازہ مصیبت ہوئی
اور یہودی کو نہ تھا صبر و ہوش — سکتے کے عالم مین کھڑا تھا خموش
جب کہ مدینے مین ہوئی یہ خبر — آیا ہے اک عاشقِ خیر البشرؐ
گھر سے نکل آئے صغیر و کبیر — دیکھ کے روتے تھے غریب و امیر
بولے یہودی سے علیؓ ولی — کون ہے تو دل کو ہے کیون بیکلی
نام محمدؐ کا جو لیتا ہے تو — داغ نیا اور بھی دیتا ہے تو
تین دن اس رحلتِ جانکاہ کو — گذرے ہین جو سیّدِ ذیجاہ کو
زیر زمین دفن کیا حیف ہے — ہم رہے اور وہ نرا حیف ہے
گل تو گیا اور دلون پر ہے داغ — دونون جہانکا ہے ہوا گل چراغ
شمع صفت روتے ہین زار و نزار — صورتِ پروانہ ہین سب بے قرار
خاک مین سویا جو وہ بختِ جہان — غم سے ہر اک روتا ہے پیر و جوان
جب کہ یہودی نے سنی یہ خبر — ذرّے کے مانند گرا خاک پر
رو کے کہا اے سرِ گردون جناب — خاک مین کس طرح سے آیا ہے خواب
اے دو جہان زیرِ زمین انچہ گنج — نہ خاک نشین از چہ
تا تو بخاک اندری ایجان پاک — شرط بود گنج سپردن بخاک

راہ مین سلمان سے ملاقات کی — اَینَ محمدؐ کہا اور بات کی
جب سُنا سلمانؓ نے محمدؐ کا نام — رو کے یہودی سے کیا یہ کلام
کون ہے تو آیا ہے کیون نام کیا — تجھکو محمدؐ سے بھلا کام کیا
بولا کہ قصہ ہے مرا بس دراز — کیا کہون دلمین جو ہے سوز و گداز
عشق مرا ہادی و رہبر ہوا — دل مین مرے شوق پیمبر ہوا
کاکل شبگوں کا بندھا جب خیال — شام کا رہنا ہوا مجھ پر وبال
شام سے آیا ہون جو مین ناصبور — تیرگی بخت ہوئی مجھ سے دور
دل سے محمدؐ کا طلبگار ہون — کشتۂ عشق شہ ابرار ہون
کونسا غم عشق مین دیکھا نہین — شمع صفت جلتا ہون پروا نہین
جب کہ یہ سلمانؓ نے سُنا ماجرا — اور بھی اک جان پہ صدمہ ہوا
دل سے کہا اسکو مین کیا دون جواب — سخت ہے بیتاب یہ خانہ خراب
کہتا ہون گر حال وفات نبیؐ — تو تو یہ مرجائے گا بیکس ابھی
اِس سے یہ بہتر ہے کہ اصحابؓ پاس — ساتھ چلے میرے یہ بیکس و داس
سوچکے سلمانؓ نے پکڑا اوسکا ہاتھ — سایے کے مانند لیا اپنے ساتھ
بیٹھے تھے مسجد مین جو اصحابؓ پاک — ہجر پیمبرؐ سے بہت دردناک
آیا وہان عاشق شوریدہ حال — دیکھ کے رخسار علیؑ کا جمال
دل مین یہ سمجھا کہ پیمبرؐ ہین یہ — ماہ عرب مہر منور ہین یہ
اوسنے کہا اوسنے سلامٌ علیکْ — خُذ بیدی جارَ یہودی لدیکْ
یا شہ دین خاتم پیغمبران — شوق ترا کھینچ کے لایا یہان

سمجھا کہ یہ نامِ شفیع الامم — میرے مٹانیسے نہ ہوویگا کم
نام ہے یہ صاحبِ لولاک کا — نور ہے جو دیدۂ نمناک کا
نام سے عشقِ رخِ احمد ہوا — عاشقِ رخسارِ محمد ہوا
فرطِ محبت جو ہوئی نام سے — سوے مدینہ وہ چلا شام سے
دیدۂ دیدار طلب اشک ریز — برق کے مانند چلا تیز تیز
کر گیا اک لخت جو آرامِ رم — شوق زیادہ ہوا اور راہ کم
آیا مدینے مین بصد آرزو — شوق مین ڈوبا ہوا تھا مو بمو
ہر بنِ مو دیدۂ بینا ہوا — سُرمۂ طور اوسکو مدینہ ہوا
ذرّہ وہان کا تھا ہر اک آفتاب — برکت و انوارِ خدا بیحساب
یہ تو مے عشق سے مدہوش تھا — دیکھ کے ہر چیز کو خاموش تھا
دیدہ تھا جویاے رخِ گلعذار — ہر بنِ مو محو تمناے یار
یان تو یہ مشتاق کا احوال تھا — وان کا سنو حال کہ کیا حال تھا
آنے سے اِسکے کئی دن پیشتر — کر گئے تھے خواجۂ عالم سفر
زیرِ زمین عرش نشین شاہ تھا — ابر کے پردے مین چھپا ماہ تھا
جس سے ہوا دونون جہان کا ظہور — ذرّہ و خورشید مین ہے جسکا نور
وہ ہی جہان مین نہ رہے کیا کہین — کِسطرح اس رنج مین زندہ رہین
دیدۂ مردم سے نہان ہو گیا — تیرہ و تاریک جہان ہو گیا
شام سے آیا تھا یہودی غریب — وائے زیارت بھی نہو گی نصیب
جب کہ مدینے مین یہ داخل ہوا — شہر سے اوس ماہ کے خوشدل ہوا

مجھسے دوری جو تھی اس بیت مین اوسکو منظور	نہ ہوا مجھسے وہ دور	میرے ہی گھر مین ہوا وہ شہنشاہ امم	اوسکی ثنا کی قسم
صوفی خستہ لباس دل کو نہین تاب و توان	سخت تھی یہ بیان	چشم خانہ سے رواں اشک سیہ ہین ہیہم	ابر بلا کی قسم

اے عاشقانِ محمد جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے نام سے عشق ہونا باعث نجات کا ہے چنانچہ خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ تم مین سے ایمان کامل وہ شخص رکھتا ہے جو عزیز رکھے مجھکو اپنے مال اور اولاد اور ساری دنیا سے اور جس شخص نے کہ میرے روضہ منورہ کی زیارت آن کر کی گویا کہ دیکھا اوسنے مجھکو حیات مین پس اب کل مسلمانون کو چاہیے کہ جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایسی محبت پیدا کرین کہ جیسی اس یہودی کی روایت ہے

سَلِّمُوا اَبَا قُوْمٍ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

روایتِ یہودی در نظم

راوی زیبا رخ شیرین زبان	کرتا ہے اسطرح روایت بیان
ایک یہودی تھا بڑا نیک نام	شام مین رہتا تھا بصد احترام
دین پر اپنے تھا وہ ثابت قدم	دولت دنیا بھی نہ تھی اوسکو کم
شام مین رہتا تھا بہت شاد و کام	پڑھتا تھا توریت بہر صبح و شام
ناگہان ایک سطر مین دیکھا لکھا	نام محمد شہ ہر دو سرا
نام محمد سے محبت نہ تھی	سید ابرار سے الفت نہ تھی
دل کی طرح اوسکو کیا چاک چاک	جلکے جلایا ورق نام پاک
پھر تو کئی صفحہ توریت پر	نام محمد کا لکھا دیکھ کر
سخت یہودی کو ہوا اضطراب	دل کی طرح بند وہ کر دی کتاب

رو کے صدیق یہ کہتے تھے نہین جینے کے ہم — چشم گریانکی قسم — ایک دم یا ہے کہ آنکھون سے ہے جاری اسدم — جوش طوفانکی قسم

آج پوشیدہ ہوا ماہِ عرب زیرِ زمین — غم مین ہے عرشِ برین — کرتے ہین حضرت جبرئیل و ملائک ماتم — حور و غلمانکی قسم

شان مین جسکی کہ وارد ہوا لولاک لما — ہای وہ ہی نہا — وہ تو زندہ ہے دہان اور یہان مرتے ہین ہم — دردِ ہجرانکی قسم

دل پریشان ہے جو یاد آئی ہے وہ زلفِ دوتا — سر مین سودا ہی بھرا — صدمۂ ہجر سے ہے حال ہمارا ابتر ہم — سنبلستانکی قسم

آکے صدیق نے دیکھا جو رخِ پاکِ رسول — بول اٹھے وہ ہو کے ملول — ساتھ مجھکو نہ لیا چھوڑ دیا ہے الم — شور و افغانکی قسم

قربِ سایہ جو تھا غیرتِ شمشاد ترا — اوس سے محشر ہی بپا — سجدہ کرتے تھے جہان دیکھتے تھے نقشِ قدم — سرو بستانکی قسم

لبِ جان بخش ترا ہمکو جو تھا آبِ بقا — لبِ عیسیٰ ہی سوا — خون دل پیتے ہین اب یاد مین اوسکی ہر دم — لعلِ رخشانکی قسم

حسن تھا تیرا عزیز دلِ ہر پیر و جوان — مجھپہ عاشق تھے بہت لوگ جوان — مثلِ یعقوب ترے ہجر مین اب روتے ہین ہم — ماہِ کنعانکی قسم

فاطمۂ زہرا یہ فرماتی تھین اے والدِ پدر — کچھ نکی مجھپہ نظر — غش پہ غش آتا ہی بستر پہ پڑی ہون ہر دم — دلِ نالانکی قسم

ناز برداریِ حسنین کو اب کوئی نہین — ہین مصیبت مین خزین — کون جنت کے بھلا میوے منگا دے ہمکو — باغِ رضوانکی قسم

چھ مہینے تلک اس غم سے رہین جسکے ملول — ہو گئین زار و ستول — کر گئین عالمِ مستی ہی سفر سوئے عدم — غمِ نہانکی قسم

ہائے حسنین کا رونا وہ بصد شور و فغان — کیجیے کیسے بیان — کہتے تھے کوئی نہین سر پہ ہمارے اسدم — سرِ سلطانکی قسم

عاشقِ زارِ محمد تھا بلال حبشی — کرتا تھا نالہ کشی — کہتا تھا خاک مین ہوتا ہے وہ خورشید عجم — ماہِ تابانکی قسم

اب مدینے مین نہین رہنے کا افسوس بلال — دل ہے پر رنج و ملال — شام کو جاویگا اس رات مین یہ کشتۂ غم — زلفِ جانانکی قسم

بعضے اصحاب مین پر جو پہ کہتے تھے بہم — وہ یہ کہتے تھے بہم — نہین جنبش ہے ہمین خاک سے جون نقشِ قدم — چرخِ گردانکی قسم

لبِ اعجاز نما سے جو وہ کرتا تھا کلام — مرے جیتے تھے مدام — ہجر مین اوسکے غضب ہے کہ مرے جاتے ہین ہم — آبِ حیوانکی قسم

غم سے لاغر ہے ہر اک فرد بشر مثلِ ہلال — سبکو ہے رنج کمال — کشتۂ جنبشِ ابرو نبی تھا عالم — تیغ برانکی قسم

عائشہ کہتی تھین اس گھر مین ہونگی کیونکر — گھر ہے زندان سے بتر — عکسِ رخسار سے تھا اوسکے یہ گھر باغِ ارم — گلِ خندانکی قسم

مری آنکھون مین تصور ہی پھرتا ہی مدام — اور زبان پہ ہی کلام — قد ہوا مثلِ کمان بارِ غمِ شاہ سے خم — تیر و کمانکی قسم

دیکھنا چاہیے کہ یا تو شب و روز جمال باکمال دیکھ کر دل کو مسرور کرتی تھین یا اوسی گھر مین
رات دن قبر محبوب کو دیکھنا اور نعمت ہمکلامی کو یاد کرکے رونا قبر نورانی کو دیکھکر اپنی سخت
جانی پر ملول ہوتین اور کہتین ؎ خرابی دل پروانہ زین بتر چہ بود ۔ کہ شمع را نمانیند و
سوختن ندہند جب کہ قبر شریف بالکل بنکر طیار ہوئی تب بتول نے بادل ملول قبر رسول
مقبول پر آئین رو مین اور اصحاب سے کہا سچ بتاؤ تمسے کسطرح ہوسکا کہ ایسے آفتاب رسالت
کو کہ جسکے دیدار سے تم سب جیتے تھے زیر خاک چھپایا اور اوس جسم لطیف کو جو برنگ برگ
گل اور نور خدا بالکل تھا کسطرح فرش خاک پر لٹایا یہ سنکر اصحاب کبار جو وہان بیٹھے تھے
رو اوٹھے اور کسی سے جواب بن نہ آیا بعد اسکے قبر مبارک سے تھوڑی خاک اوٹھائی سونگھی
اور آنکھون سے لگائی اور کہا جسکو دماغ ارادت ہو یہ خاک جس سے نافۂ مشک گرد ہے
سونگھے تو ایک مدت اوسکو کوئی خوشبو اچھی معلوم نہ ہووی بعد اوسکے فاطمۂ زہرا رو مین
اور کہا آہ فراق پدر مین جو مصائب مجھ خستہ جگر پر ہین اگر روز روشن پر ہووین تو شب دیجور
ہوجاوے خداوندا فاطمۂ زہرا اب جلد تر تیرے محبوب کی حضوری پائے اب اصحاب کی
فریاد و زاری ایک کو دیکھکر دوسرے کی بیقراری کیا بیان کی جائے حضرت عمر فاروق
کہتے تھے کہ جو کوئی میرے سامنے یہ کہے گا کہ رسول مقبول نے اس جہان سے رحلت
فرمائی تو مین اوسکو فورًا ہلاک کرونگا مجھکو اس بات کے سننے کی طاقت نہین اسیطرح
بعضے اصحاب بیٹھکر نہ اوٹھ سکتے تھے بعضے سکتے کی حالت مین ہر ایک کا منہ تکتے
تھے اون سب مین عاشق جانباز پروانہ باسوز و گداز صدیق اکبر کا جو حال تھا وہ
اس مستزاد سے پیدا اور اونکا درد و غم ہر شعر سے ہویدا ہے

مستزاد از مؤلف در بیان وفات حضرت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وسلم

اور نہ رات کا سونا تھا اصحابؓ یہ فریاد وزاری سنکر بیتاب ہوگئے مسجد مین شور قیامت
برپا ہوگیا یار غمگسار ابوبکر صدیق روتے ہوئے گھر مین آئے اور اوس چہرۂ نورانی سے
کپڑا اوٹھایا پیشانی انور کو بوسہ دیکر فرمایا ؎ رفتی و مرا خبر نکردی ہر بیکسیم نظر نکردی
بعد اسکے مسجد مین آئے اور سب سے حال بیان کیا اصحاب جو مسجد مین حاضر تھے
سنتے ہی بعضے بیہوش اور بعضے از خود فراموش ہوگئے بعد اسکے اصحاب کبارؓ
اور مردان اہل بیتؓ اطہار موافق وصیت کے تجہیز و تکفین عمل مین لائے گئے
اور اوس جسد نازنین کو جو برگ گل سے بھی زیادہ رنگ و بو مین تھا برہنہ نہ کیا
اور مع جامہ تین بار غسل دیا عباسؓ و علیؓ وغیرہم مردان اہل بیت مین سے
اس کام مین شریک رہے اور کفن دیا رسول مقبول کو جامہ سحولی کا بعد اوسکی موافق
وصیت کے نماز جنازے کی پڑھتے گئے راوی لکھتا ہی کہ نماز دا کرنا آپکے جنازے
کے اوپر باجماعت نتھا ایک جماعت آتی تھی اور بغیر امام نماز پڑھکر جاتی تھی جب کہ
ملائکہ مقربین اور اہل آسمان و زمین نماز پڑھ چکے اصحابؓ نے دفن کرنیکی تجویز ٹھہرائی
بعضون نے کہا کہ مکہ شریف مین آپکو دفن کرنا چاہیے بعضون نے کہا کہ بیت المقدس
مین جہان قبور انبیا ہین وہان رکھنا چاہیے ابوبکر صدیق نے کہا کہ تم سب مین بزرگ اور بہتر
تلاش کرتے ہو بخدای کعبہ کہ رسول مقبول جس زمین پر رکھے جائینگے وہ زمین بہتر از عرش
برین ہوجائیگی اور مینے سنا ہی کہ رسولخدا صلی اللہ علیہ وسلم سے کہ دفن نکیا جاوے کوئی پیغمبر الا
اوسیجگہ کہ قبض کیگئی ہو روح اوسکی سو یہ اشارہ آپنے خاص اپنی ذات کے واسطے ارشاد
فرمایا ہی پس ساری اصحاب نے اوسی حجرے مین کہ عائشہ صدیقہ کا دار السرور اور
بیت الوصال تھا آپکو رکھا اور قبر بنائی اب عائشہ صدیقہ کی مصیبت کو بچشم خیال

امت ضعیفہ اس رنج واذیت سے محفوظ رہے عزرائیل نے عرض کیا کہ یا شفیع المذنبین آپ اسکا کچھ غم نہ فرمایئے آپکی امت کی روح بآسانی قبض کرونگا حالت نزع روح میں سر مبارک عائشہ صدیقہ کے زانو پر تھا ہاتھ آسمان کی طرف اوٹھا کر فرماتے تھے وَهُوَ الرَّفِيقُ الْأَعْلَى کہ یکبارگی روح پر فتوح قالب پاک سے پرواز کر کے متوجہ باعلیٰ علیین ہوئی قَالُوا إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّا إِلَيْهِ رَاجِعُونَ جواب

سَلِّمُوا يَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَى الْهَادِ الْأَمِينِ	مُصْطَفَىٰ مَا جَاءَ إِلَّا رَحْمَةً لِلْعَالَمِينَ

آب گریہ وزاری اور نالہ وشکباری حضرت فاطمہ زہرا اور ازواج رسول خدا کی کیا بیان کیجیے حضرت فاطمہ زہرا روتی تھیں اور کہتی تھیں بابا جان فاطمہ کی جان آپ پر قربان بغیر آپکے حسنین کیواسطے بہشت کے میوے کون منگائیگا بابا جان بغیر آپکے اون دونوں کو آغوش میں کون کھلائیگا بابا جان فاطمہ اب یتیم ہوکر کسطرح زندہ رہیگی بابا جان آپ کی عاشق زار اپنا دردِ دل اب کس سے کہیگی بابا جان فاطمہ کو اپنے ساتھ ضرور لینا بابا جان مجھکو یتیمی کے صدمے مت دینا بابا جان مجھکو اپنے پاس بہت جلد بلانا اس مشتاق کو جلدی اپنا جمال باکمال دکھانا چنانچہ چھ مہینے تک اسی طرح فراق پدر سے نالاں رہیں آخر بعد چھ مہینے کے اسی غم واندوہ میں مرگئیں دردِ ہجران سے دور ہوکر وصل پدر سے مسرور ہوئیں عائشہ صدیقہ کی فریاد وزاری اور نوحہ جان خراش سے دل سبکا پاش پاش ہوا جاتا تھا روتی تھیں اور کہتی تھیں افسوس وہ نبی آخر الزمان جسنے امت عاصی کیواسطے اپنے اوپر تکلیف گوارا فرمائی اور ایکدن روٹی جَو کی آسودہ ہوکر نہ کھائی تمام تمام رات دو دو رکعت میں صبح کردیتے حتی کہ پای مبارک ورم کرجاتی تھے رات دن امت عاصی کے غم میں رونا دن کا کھانا

پکارے اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا اَیُّھَا النَّبِیُّ اجازت ہو تو گھر مین آؤن اوسوقت عاشق زار
پدر حضرت فاطمہ زہرا خستہ جگر آپ کے سرہانے بیٹھی تھین جواب دیا کہ رسول خدا
شدائد مرض مین مبتلا ہین اوسوقت ملاقات نہ ہوگی پھر اذن طلب کیا وہی جواب
پایا تیسری بار ملک الموت نے ایسی آواز دہشت ناک سے اجازت طلب کی کہ
سننے والون کا بدن ہیبت سے کانپنے لگا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے آنکھ کھولکر
پوچھا کیا حال ہی سیدہ نے عرض کیا کہ ایک اعرابی دروازے پر کھڑا ہی اور رخصت
اندر آنے کی چاہتا ہے ہرچند عذر کرتی ہون نہین مانتا آپنے فرمایا کہ اے فاطمہ میری
یتیمی اور بیکسی پر مجھ کو رونا آتا ہے یہ اعرابی نہین ملک الموت ہی یتیم کرنیوالا فرزندونکا
مٹانے والا لذتون کا بیوہ کرنے والا عورتون کا یہ سنکر حضرت فاطمہ زہرا رونے
لگین آپنے فرمایا اے جان پدر فاطمہ مت رو تیرے رونے سے اور لوگ بھی
روتے ہین بعد اسکے عزرائیل کو بلایا اونھون نے عرض کیا کہ خداوند تعالے نے
مجھے حضور کا فرمانبردار کیا ہے اور حکم ہے کہ بغیر اجازت روح پر فتوح قبض نکرون
آپنے فرمایا آگے آؤ اور جس کام کیواسطے مامور ہوے ہو اوسکو بخوشی خاطر عمل مین لاؤ
پس ملک الموت قبض روح پر فتوح مین مشغول ہوئے راوی لکھتا ہے
کہ جانکنی کی شدت آپکے اوپر اس قدر تھی کہ رنگ چہرۂ مبارک کا کبھی زعفرانی
اور کبھی ارغوانی ہوجاتا تھا ملک الموت سے پوچھا کہ جانکنی مین اسقدر تکلیف
اورون کو بھی ہوتی ہی اونھون نے عرض کیا کہ یارسول اللہ جسقدر تکلیف اور ونپر
ہوتی ہے آپکے اوپر اوسکا ایک حصہ بھی نہین ہی یہ سنکر آپ روئے اور فرمایا وَاُمَّتَاہُ
اے عزرائیل جسقدر تکلیف میری امت پر ہووے آج اوسکی عوض سب مجھپر تمام کر تاکہ میری

کہ سنو علی مرتضیٰ فاطمہ زہرا اب یتیم بے پدر ہوتی ہے میری دختر نور نظر بعد میرے
بہت خستہ جگر ہوگی تم ہر امر مین اس کی پاسداری اور خاطر داری کرتے رہنا
روایت ہے کہ فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ باباجان قیامت کے
دن مین آپ کو کہان پاؤن گی فرمایا کہ لواے حمد کے نیچے امتِ عاصی کیواسطے
استغفار کرتا ہونگا عرض کیا کہ اگر وہان بھی نہ پاؤن فرمایا پل صراط کے پاس
امتِ عاصی کے واسطے دعاے خیر کرتا ہونگا التماس کیا کہ اگر وہان بھی زیارت
نصیب نہو فرمایا میزان کے قریب امت کے اعمال اپنے سامنے تلواتا ہونگا عرض
کیا باباجان اگر وہان بھی زیارت نصیب نہووے جواب دیا کہ کنارے دوزخ کے
کھڑا ہونگا تاکہ امتِ عاصی اور دوزخ کے درمیان حائل رہون اور کسی پر آنچ
نہ آنے دون پوچھا اگر یہ مشتاق وہان بھی نہ پاوے ارشاد ہوا کہ کنارے حوض
کوثر کے تشنہ کامان امت کو پانی پلاتا ہونگا حضرت فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا یہ سنکر
روئین اور کہا الحمدللہ کہ میرا باپ ہر حال مین شفیع گنہگاران امت ہی روایت ہے
کہ دو دن حضرت جبرئیل عیادت کو آئے اور مزاج کا حال پوچھا آپ نے فرمایا
کہ بہت ناساز ہے تیسرے دن حضرت جبرئیل امینؑ پھر آئے اور عرض کیا کہ
یارسول اللہ آج حق سبحانہ تعالیٰ نے ملک الموت کو حضور مین بھیجا ہے اگر حکم ہووے تو
حاضر ہو آپ نے حکم دیا کہ آوے جبرئیل علیہ السلام ملول اور محزون الوداع الوداع کہتے ہوئے
اوٹھے اور کہا السلام علیک یا احمد السلام علیک یا محمد صلی اللہ علیہ وسلم
آج سے پھر التفات دنیا مین آنیکا نہوگا میرا آنا جانا دنیا مین صرف آپ ہی کیواسطے تھا سو آج
ختم ہوگیا راوی لکھتا ہے کہ ملک الموت بصورت اعرابی دروازے پر آئے اور باواز بلند

کہ ابو بکر صدیق نماز پڑھاوے عائشہ صدیقہؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ میرا باپ
آپ کی بیماری کے سبب بہت پریشان خاطر اور غمگین ہے یہ حکم اور کسیکو دیا جائے
حکم ہوا نہین ابو بکر نماز پڑھاوے الغرض جسوقت بلال سراپا ملالؓ نے عشا کی اذان
دی ابو بکر صدیقؓ بموجب حکم نبوی مسجد مین آئے جسوقت نماز کے واسطے کھڑے
ہوئے مقام خیر الانام خالی دیکھ کر نالے ہوش ہوگئے اور گر پڑے اور بصد جوش
وخروش رونے لگے سارے اصحابؓ رسول خدا نے مسجد مین شور محشر برپا
کیا گریہ وزاری کی صدا گوش رسول خدا تک پہونچی آنکھ کھول کر فاطمہ زہراؓ سے
پوچھا کہ مسجد مین کیسا شور وفغان ہے سیدہ نے جواب دیا کہ آپکی جماعت پریشان
ہے ابو بکرؓ نے نماز پڑھائی تھی سارے اصحاب آپکا مقام خالی دیکھ کر بیتاب ہوگئے
اور مسجد مین بیٹھے رو رہے ہین آپ یہ حال سنکر بدستیاری علیؓ وعباسؓ مسجد مین
تشریف لائے اور کہا کہ اے عاشقان رسول اسقدر کیون زار وملول ہوتے ہو
حضرت آدمؑ کے وقت سے آجتک کوئی نبی اپنی امت مین ہمیشہ نہین رہا ہی مین بھی نہین
رہونگا یہ فرماکر خود بھی آبدیدہ ہوئے اور سب کی تسلی فرماکر دولت خانہ نبوت کاشانہ مین
تشریف لائے **روایت ہے** کہ ایکبار علی کرم اللہ وجہہ کے کنار پاک مین
آپکا سر مقدس تھا پیشانی انور سے پسینا جانے لگا اور آپکو غش آنے لگا فاطمہ زہراؓ
یہ حال رسول خدا کا دیکھکر گریہ وزاری کرنے لگین آپنے اونکی گریہ وزاری سُنکر
آنکھ کھول دی اور فاطمہ زہراؓ کو اپنے پاس بُلایا اور فرمایا کہ اے جان پدر فاطمہؓ
اِس قدر مضطر نہ ہو داغ تیری یتیمی اور بیکسی کا میرے دل پر ہے میرا خدا اگر تجھکو
صبر واستقلال مرحمت فرمائے یہ فرماکر حضرت علی کیطرف آپ متوجہ ہوئے اور فرمانے لگے

مکرم ہین اور جس طرحسے کہ مصائب اونکے اوپر زیادہ آتے ہین اوسی طرح وہ اجر
اور ثواب بھی سب سے دونا پاتے ہین چنانچہ میری تکلیف سب سے دونی اور میرا
مرض تم سب سے دوچند ہے ابو سعید کہتے ہین کہ شدت اور حرارت تپ کی چادر کے
اوپر سے معلوم ہوتی تھی اس قدر کہ کوئی ہاتھہ نہ رکھہ سکتا تھا روایت ہے
کہ شدتِ مرض مین حضرت جبرئیل بحکم رب جلیل عیادت کے واسطے آئے اور
اسطرح پیغام خدائے کریم لائے کہ اگر مرضی مبارک دنیا مین رہنے کی ہو تو ابھی
صحت کامل عنایت کرون والّا اپنے حبیب کو اپنے جوارِ رحمت مین جگہ آسایش
دون آپنے فرمایا کہ فراق بہت ناساز ہے اور مین طالبِ وصالِ بے نیاز ہون
روایت ہے کہ ایامِ مرض مین آپنے فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ میرے
فرزندون کو اسوقت میرے سامنے لاؤ اور مجھکو اونکا جمال جہان آرا دکھاؤ فاطمہ زہراؓ
عاشقِ رسولؐ خدا حسنؓ اور حسینؓ دونون لختِ جگر کو لے کر حاضر ہوئین جگر گوشگانِ
رسولؐ اور راحتِ جانِ بتولؓ اپنے جدّ امجد کو اس حال مین دیکھکر بہت زار و
ملول ہوئے اور فریاد و زاری شروع کی اونکے رونے سے حضرت فاطمہ زہراؓ
اور عائشہ صدیقہؓ اور جو لوگ کہ گھر مین اوسوقت حاضر تھے سب کے سب رونے لگے
آپنے آنکھ کھولی اور اونکو پیار کیا اور گلے سے لگایا اور بہت سا دلاسا دیا اور فرمایا
کہ بعد میرے سب لوگ میرے ان دونون صاحبزادون کو بہت عزیز رکھنا کہ زیب
آغوشِ بتولؓ اور زینتِ دوشِ رسولؐ ہین ہاے افسوس ہزار افسوس کہ امت نے بعد
آپکے ایسا عزیز رکھا کہ رسول مقبولؐ ہی کا دل جانتا ہوگا روایت ہے کہ ایامِ مرض مین
بھی آپ مسجد مین تشریف لاتے اور نماز باجماعت ادا فرماتے تھے تین دن وفات کے پہلے حکم ہوا

اوسی سال مین جناب خواجۂ کائنات علیہ الصلوات نے حج ادا کیا کہ شاید پھر اتفاق
حج کا نہووے اسی واسطے اوس حج کو حجۃ الوداع کہتے ہین اور اسی سال مین جبرئیل
علیہ السلام بحضور نبوی آیۂ اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ دِیْنَکُمْ لائے
آپ اہل بقیع اور شہدائے اُحد کے واسطے دعائے مغفرت فرماکر کلمات رخصت
فرمانے لگے اور اپنی رحلت کا حال زبان پر لانے لگے روایت ہے کہ مرض کی
ابتدا حضرت میمونہ خاتون کے گھر مین ہوئی یعنے وہان درد سر لاحق ہوا جبکہ درد سر
کی شدت ہوئی اور بخار کی حرارت بڑھی ساری ازواج مطہرات یہ خبر سنکر وہین
جمع ہوئین آپنے سب کیطرف متوجہ ہوکر فرمایا کہ کل مین کہان ہونگا اور مکرر فرمایا
اس بات کو اور اسمین مقصود آپکا یہ تھا کہ ایام مرض مین بھی عائشہ صدیقہ رضی اللہ
عنہا کے گھر تشریف فرما ہووین چنانچہ ساری ازواج مطہرات اور حضرت فاطمہ زہرا
رضی اللہ تعالی عنہا اسی بات پر راضی ہوئین کہ آپکو میمونہ خاتون کے گھر سے عائشہ
صدیقہ کے گھر لیجانا چاہیے چنانچہ خواجۂ عالم صلی اللہ علیہ وسلم دونون ہاتھ اوپر
دوش اہل بیت کے رکھکر حضرت عائشہ صدیقہ کے گھر تشریف لائے عائشہ صدیقہ
سے روایت ہے کہ کسی کا مرض رسول خدا کے مرض سے سیوے سخت تر نہین دیکھا
کہ شدت تپ کے سبب کوئی بدن مبارک پر ہاتھ نرکھ سکتا تھا ابن مسعود سے
روایت ہے کہ تین دن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہی حال رہا اور نہایت
ضعیف اور ناتوان ہوگئے تھے مینے عرض کیا کہ یا رسول اللہ آپکا تو تین ہی دن
مین یہ حال ہوگیا آپنے فرمایا کہ اے ابن مسعود جسقدر دنیا مین مصائب ہین اوسکی
حقتعالی نے تین حصے کیے ہین ایک حصے مین تو سارا عالم اور دوسرے حصے مین کل انبیای

جو نظر کی یہنے تو سوائے بخشنے کے اور کچھ چارہ نہ دیکھا حضرت فاطمہ زہرا جو اپنے باپ کی
امت پر بہت شیدا ہین یہ سب حال سُنکر بہت خوش ہوئین اور شکرِ خدا بجا لائین

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن | مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن

بیانِ وفاتِ شریف

قلمِ مصائب رقم کی آنکھون سے اشکِ سیاہ صفحۂ قرطاس پر گرتے ہین کہ ذکرِ وفات
خواجۂ کائنات صلی اللہ علیہ وسلم کس طرح بیان کرے اور خامۂ مقطوع اللسان بید مجنون
کی طرح برخویش لرزان ہے کہ یہ واقعۂ قیامت خیز اور سانحۂ عبرت انگیز کیونکر لکھے
سطرون کو کتاب پر پیچ و تاب اور نقطہ نقطہ اس بیان سے بیتاب ہوا جاتا ہی کہ جسکے
واسطے آسمان و زمین بلکہ ہژدہ ہزار عالم عالمِ ظہور مین آیا ہو وہی اس عالم سے اوٹھ جاوے
اور مشتاقان شیدا سے وہ رخِ پاک جو آئینۂ خدا نما تھا چھپ جاوے پس زبان کو
اس بیان کی طاقت اور قلم کو یہ حال پر ملال لکھنے کی جرأت نہین ہی مگر واسطے تسکین
دلِ اندوہگین کے حیات النبی خیال کرکے خامۂ بریدہ زبان اس حال کو بھی لکھتا ہی تاکہ
سامعین کو سنکر اور بھی زیادہ عبرت اور حرف حرف باعثِ افزونی حسرت ہووے رباعی

اندیشہ ز مرگِ مصطفٰی باید کرد | شادی و طرب جملہ رہا باید کرد
او با شرف و کمال در خلق نماند | ما را طمعِ خام چرا باید کرد

روایت ہی کہ جب آپکو حال اپنی وفات کا معلوم ہوا
ایکبار مسجد مین آکر خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ خدائے کریم نے اپنے ایک بندیکو زینتِ
حیاتِ دنیا اور رغبتِ نعمتِ عقبٰی پر مامور فرمایا پس وہ بندہ اوسکا دنیا مین فقیرانہ
بسر کرکے عقبٰی کیطرف رجوع ہوا اور ہرگز زینتِ دنیا کیطرف میلانِ خاطر نکیا عاشق
جانباز پروانۂ باسوز و گداز حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ یہ مضمون سنکر مسجد مین رونے لگے

کہ جب کل مطالب دلی پورے ہوچکے تب بہشت کے دیکھنے کا حکم ہوا کہ محبوب
میرے تیری امت کے واسطے جو جو مکانات ہمنے تجویز فرمائے ہین اون کو تو بھی
اپنی آنکھ سے ملاحظہ فرماکر اپنی امت کو مژدہ پہونچا آپنے بموجب حکم الٰہی کے بہشت
کی سیر کی رضوان نے خوش ہوکر ہر ایک مکان دکھایا وہان کے ایوان پرصفا
اور مکانات زیبا اور نعماے نعیم دیکھکر خداوند کریم کا شکر بجالائے اور اپنے اصحاب
اور اہل بیت کے جو قصرہاے مروارید و مرجان ملاحظہ فرمائے تو سب سے افضلتر
پائے جب کہ خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم ایک ایک چیز آسمان کی دیکھ چکے
اوسوقت خلعت رخصت اُودھر سے مرحمت ہوا خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم
دولت وصال سے مالامال اور نعمت ہمکلامی سے خوشحال ہوکر حرم محترم مین تشریف
لائے دیکھا تو زنجیر حجرہ بدستور ہلتی ہے اور بستر خواب اوسی طرح گرم ہے علی الصباح
سب سے معراج کا حال بیان فرمایا پہلے یار غار ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کہا
صَدَقْتَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ یعنے سچے ہو تم اے رسول اللہ کے خطاب صدیق اکبر کا
پایا اور ابوجہل نے کہا کَذَبْتَ وہ زندیق مشہور ہوا روایت ہے کہ حضرت
فاطمہ زہرا رضی اللہ عنہا یہ حال سُنکر صبح کو باپ کی حضور مین حاضر ہوئین اور
عرض کیا کہ شب معراج مین اللہ تعالے نے آپ سے کیا کیا فرمایا آپنے
کہا کہ میرے پروردگار نے مجھ سے فرمایا کہ بہشت حرام ہے کل انبیا پر جبتک
کہ تو پہلے نہ جاوے اور حرام ہے سب امتون پر جبتک کہ تیری امت پہلے
نہ داخل ہو حضرت فاطمہ زہرا یہ سنکر خوش ہوئین اور عرض کیا کہ اور کیا فرمایا ہے
آپنے کہا کہ میرے پروردگار نے ارشاد کیا مجھ سے کہ تیری امت کے گناہون پر

سفید تھا اوسیوقت مجھکو علم اولین اور آخرین مرحمت ہوا اور میرا دل اوس سے روشن اور نورانی ہوگیا نورِ عرش جو میری چشم ظاہر بین پر غالب آیا اوس وقت میرے پروردگار نے بدیدۂ دل مجھکو وہ دکھایا جو نہ دیکھا تھا کسی نظر نے اور نہ سنا تھا کسی گوش شد نے رونگٹا رونگٹا میرے بدن کا چشم شوق ہوکر لذّتِ نظارہ اوٹھاتا تھا لمؤلفہ

تھی چشمِ نیاز و ناز باہم	نورِ قدم و حدوثِ توام	
حاصل ہوئی مدعای طرفین	بعد اوسکے ارشاد ہوا ای محمدؐ	

باتون سے ملا سرور اور چین

کیا چاہتا ہے عرض کیا الٰہی امّت کو فرمایا ستّر ہزار تیرے واسطے بخشے اور کیا مانگتا ہے عرض کیا الٰہی امّت کو فرمایا ستّر ہزار اور بخشے اور کیا طلب کرتا ہے آپنے عرض کیا الٰہی امت کو خطاب ہوا ستّر ہزار اور بخشے راوی لکھتا ہے کہ سات سو بار یہی خطاب ہوا اور کیا چاہتا ہے اور اوس شفیع امت نے یہی عرض کیا کہ الٰہی امت کو پھر فرمان ہوا کہ اے محبوب میرے کب تک طلب آمرزش اُمّتیان گنہگار کریگا عرض کیا کہ الٰہی طلب کرنے والا ہون اور بخشنے والا تو ہے حکم ہوا کہ اگر سب کو آج ہی کی رات بخشدون تو قیامت کے دن رحمت میری آشکارا اور شفاعت تیری نمودار ہوگی ایک قسم تو آجکی رات تجھکو بخشی اور دوسری قسم توقف مین رکھی کہ فردائے قیامت تو شفاعت کرے اور مین بخشون تاکہ رحمت میری عیان اور حرمت تیری نمایان ہووے ابیات

پایۂ این کار بمقدار تست	کار کنی نیست ہمین کار تست	لائق این کار ترا دیدہ اند
زانکہ ز اوّل تو بخشیدہ اند	ہر کہ عطا بخش و کرم خو بود	بر کرم خویش سبب جو بود
تو سبب رحمت بیچون شدے	چون غم امت بخوردے چون شدے	راوی لکھتا ہے

روایت ہے کہ جب آپ سب پردے حجاب کے طے کرکے خلوت خانہ
خاص کے قریب پہونچے دہشت جلال کبریائی سے پیش آئی تھی اوس وقت آواز
یار غار دوست غمگسار ابوبکر صدیق کی سنی کہ کہتا ہے قِفْ یَا مُحَمَّدُ فَاِنَّ رَبَّكَ یُصَلِّیْ
یعنے ٹھہر جا اے محمد پس بیشک تیرا پروردگار نماز ادا کرتا ہے آپ نے عین اتصال
اور دائرہ وصال مین پروردگار عالم سے پوچھا کہ یا الٰہ العالمین وہ آواز کس کی تھی
اور یہ نماز پڑھنا کیسا تھا تو تو خود معبود اور بے نیاز ہے اودھر سے جواب ملا کہ
سَبَقَتْ رَحْمَتِیْ عَلٰی غَضَبِیْ یعنے اے محمد میری نماز رحمت ہے تجھپر اور تیری
امت پر اور آواز تو نے اپنے یار غار کی سنی کہ جس سے تیری دہشت دور ہوئی
اور قرار و آرام پکڑا تیرے دل نے اے محبوب میرے تیرے رفع خوف کیواسطے
مینے ایک فرشتہ بصورت ابوبکر پیدا کیا تھا تاکہ تو اپنے دوست کی آواز سنکر
بحال خود آئے اور ترس و خوف جو تیرے دل مین آیا ہے سب نکل جائے اور اسیطرح
جب مینے موسیٰ کو کوہ طور پر بلایا موسےٰ ڈرے مینے واسطے دور ہونے ہیبت کے
اونکو باتون مین لگایا اور کہا وَمَا تِلْكَ بِیَمِیْنِكَ یَا مُوْسٰی یعنے کیا ہے یہ داہنے
ہاتھہ مین تیرے اے موسےٰ پس موسےٰ نے ذکر عصا شروع کیا اور خوف دل سے
دور ہوگیا اسی طرح اے محبوب میرے تجھکو بھی تیرے انیس کی آواز سنوائی کہ تجھکو
اطمینان کامل حاصل ہووے اور بچشم شوق اور دیدۂ دل میرا جمال باکمال دیکھے
خواجۂ عالم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہین کہ جسوقت مین اوپر عرش کے پہونچا دیکھا
مینے ایک امر عظیم کہ زبانین اوسکا وصف نکر سکین اوسی حالت ذوق مین کہ میرا
رونگٹا رونگٹا محو لقائی کبریا تھا ایک قطرہ عرش بریں سے میری زبان پر گرا کہ کمال شیرینی اور بہت

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

بہ بر تو جامہ دلبری بسر تو تاج سروری — تو حبیب خالق اکبری ز حدیث مدحت ما بری

نہ تو غنچہ نہ گل تری تو بہار عالم دیگری — چو شدی بگنبد خضری شدہ تر زبان ملک وری

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

نہ دلے کہ بر تو فدا کنم نہ سرے کہ سجدہ ادا کنم — بہ غم تو جامہ قبا کنم ہمہ حیرتم کہ چہا کنم

چو حدیث زلف دوتا کنم سخنے ز باد صبا کنم — چو بیان عروج ترا کنم بچنین ترانہ ثنا کنم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

بخدا کہ ہست خدائے تو ہمہ دیدہ بہر لقائے تو — ز جمال مہر فزائے تو دل ذرہ ذرہ فدائے تو

بسر و زنامہ سرائے تو ہمہ صف کشیدہ برائے تو — اثری چو دید ز پائے تو ملکی بگفت ثنائے تو

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

بزبان چو نام تو می برم دل خستہ میپرد از برم — چو شود فنا ہمہ پیکرم نرود ہوائے تو از سرم

ز کجا جمال تو بنگرم ز کسان کوی تو کمترم — تو بعرش رفتی و خوشترم کہ چنین ثنائے تو گسترم

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

چو رسید سید خوش حسب بسپہر بہر وصال رب — ز شمیم طرۂ محبوب شب ہمہ تازہ جان شد و پر طرب

صف انبیاز سر ادب بثنای او بکشاد لب — چہ خوش ست الف پر تعب کہ شہنشہ عجم و عرب

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

بغم تو صوفی ناتوان کشد از جگر ہمہ دم فغان — ز فغان و نالہ بیکسان نکنی تغافل جانستان

ز براق تند و سبک عنان سفر فلک نبود گران — چو مکان تو شدہ لامکان برسید فردہ ز آسمان

بلغ العلیٰ بکمالہٖ کشف الدجیٰ بجمالہٖ — حسنت جمیع خصالہٖ صلوا علیہ وآلہٖ

عرش برین ہلنے لگا اور حکم ہوا کہ اے حبیب نعلین پاے مبارک سے نہ اوتارو بلکہ نعلین پہنے ہوئے آؤ تاکہ عرش مجید قرار پکڑے آپنے عرض کیا کہ خداوندا موسیٰ کو حکم ہوا تھا کہ پہلے چالیس روزے رکھو اور نعلین پانوں سے اوتار کر کوہ طور پر آؤ پس عرش برین تو کوہ طور سے بھی زیادہ پر نور اور بزرگ ہے نعلین پانوں سے کیونکر نہ اوتارون خطاب آیا کہ اے محبوب میرے موسیٰ کو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم ہوا تھا کہ خاک وادی مقدس کی اوسکے پانوں مین لگے تاکہ اوسکو بزرگی حاصل ہو اور تجھکو اسواسطے نعلین اوتارنیکا حکم نہین ہے کہ تیری خاک نعلین سے عرش مجید کو بزرگی حاصل ہووے اے محبوب میرے جب عرش مجید کو مینے بنایا اوسکو قرار نہ آیا اور ہمیشہ جنبش کرتا تھا مینے اوس سے وعدہ کیا تھا کہ ایک رات ہم اپنے حبیب کو اپنے پاس بلائینگے اور اوسکی نعلین کا گوشوارہ تجھکو عطا فرمائینگے جب سے عرش برین تیری نعلین کا مشتاق ہے اسوقت تیرا نعلین پانوں سے جدا کرنا اوسکے دل پر بہت شاق ہے پس آپ اوسی طرح سدرۃ المنتہیٰ سے ہزارون پردے حجاب کے طے کرتے ہوئے رفرف تک پہونچے براق بھی چلنے سے رہگیا ناگاہ ابر نور الٰہی نے آپ کو عرش تک پہونچایا اور جناب الٰہی نے اُدْنُ مِنِّیْ کا خطاب فرمایا خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم مقام دنی فتدلے سے فایز ہوکر خلوت خانہ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی مین پہونچے وہان جاکر رونگٹا رونگٹا دیدۂ شوق بن گیا اور چشم خدا بین مین سرمہ مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰی کا کھنچا

ترجیع بند از مؤلف

چو بلا مکان تو زدی قدم دو کمان جذب شدہ بہم	نگہ دو ابرو یار خم نہ کمان کم ست نہ تیر کم
نہ بدل غمی نہ بدیدہ نم زدو سو نظارہ ربودہ ہم	چو رسید قطرہ بسوے یم لب خضر گفت شہ امم

روح الامین طرفہ اپکائے — سب پھول گئے خوشی کے مارے — آدم نے جو دیکھا روے انور
احسنت کہا کیا برابر — دیوانہ زلف تھا سلیمان — اور عشق مین مو بمو پریشان
اوس ماہ کا کرتے ہی نظارہ — دامن کیا غم کا پارہ پارہ — یونس بھی جو منتظر کھڑا تھا
مچھلی کی طرح تڑپ رہا تھا — اوس بحر کرم کے آگے آیا — جو دل کا تھا مدعا وہ پایا
تھا تشنہ لبی سے خضر بیتاب — دیدار سے ہوگیا وہ سیراب — اور نوح غریق لجہ غم
دیکھا اوسکو ہوا خوشی سے توام — یعقوب کو جو دیا دکھائی — بینائی چشم پھر کے پائی
یوسف جو کھڑا تھا پیشتر سے — دیکھا اوسے چاہ کی نظر سے — غرضکہ اسی شوکت و شان سے

آپ طبقات سماوات کو روشن فرماتے ہوئے سدرۃ المنتہی تک پہونچے جبرئیل اپنے مقام سے رخصت ہونے لگے آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل اس مقام پر مجھکو تنہا چھوڑتے ہو جبرئیل نے دست بستہ اس طرح عرض کیا ؎ اگر یکسر موے برتر پرم + فروغ تجلی بسوزد پرم + آپ نے جبرئیل کا ہاتھ پکڑا اور دو ایک قدم آگے لیگئے روح الامین ہیبت سے کانپے اور کہا اے سیاح لامکان اے خواجہ دو جہان اگر ایک قدم اور آگے بڑھایا تو آتش جلال سے میرے پر و بال جلکر خاکستر ہو جائینگے آپ نے فرمایا کہ اے جبرئیل مین جو قدم آگے بڑھاتا ہون تو آتش شوق تیز تر ہوتی ہے غرض جب کہ جبرئیل کا آپ نے اور حال دیکھا دست مبارک کا اشارہ فرمایا پانسو برس کی راہ جو ایک دو قدم مین طے ہوگئی تھی اوسی اشارہ دست مبارک سے جبرئیل اپنے مقام پر آئے اور شکر خدا بجا لائے روایت ہی کہ جب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عرش برین کے قریب پہونچے حکم ہوا کہ اے حبیب میرے آگے آؤ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاہا کہ نعلین پاے مبارک سے جدا کرین اوسوقت

اور نعلین سبز پاے مبارک مین پہنائین پٹکا یاقوت سرخ کا کمر سے باندھا تازیانہ سبز زمرد کا ہاتھ مین دیا آپ جبرئیل کے ساتھ حرم محترم سے باہر آئے باہر آکر دیکھا کہ میکائیلؑ اور اسرافیلؑ کے ساتھ ستر ہزار فرشتے پرسے باندھے ہوئے کھڑے ہین آپ کو دیکھکر تحیت اور سلام اور تعظیم اور احترام بجالائے اور شوق آئی اور مکرمت نامتناہی کی بشارت دی جبرئیل علیہ السلام نے براق کو آگے بڑھایا میکائیل نے رکاب تھام کر آپ کو براق پر سوار کرایا نقل ہے کہ جب خواجہ عالم صلے اللہ علیہ وسلم سوار ہو کر چلے جبرئیل و میکائیل مع فرشتگان ہمراہی جلو مین ساتھ ساتھ تھے اوس رات ستر ہزار فرشتے دائین طرف اور اسی ہزار بائین طرف ہر ایک فرشتہ عرش کے نور سے ایک ایک شمع ہاتھ مین لیے کھڑا ہوا قدم قدم پر روشنی دکھاتا تھا اور آپکے چہرۂ درخشان پر جو زلف مشک فشان پڑی ہوئی تھی اوس سے اور ہی ایک عالم ہویدا تھا اون مشعلون کے نور سے عرصۂ بطحا منور اور اون گیسوؤن کی خوشبو سے دماغ قدسیان معطر تھا اسی لطف مین جو سب ملائکہ مقربین چشم شوق سے محو دیدار سید ابرار تھے حضرت جبرئیل کو حکم پہونچا کہ اے جبرئیل ملنے جو اپنے حبیب کا نور ہزار پردون مین چھپایا ہے اونمین سے ایک پردہ اوٹھا دے جبرئیل امین نے بموجب حکم رب الجلیل کے ایک پردہ اوٹھا دیا اوسوقت وہ نور تمام مشعلہای عرش پر غالب آیا اور تمام آسمانون سے لیکر عرش برین تک روشن ہوگیا یہان جو مشتاقان احمد مختار صف باندھکر بہر دیدار کھڑے تھے جس وقت اس طیاری سے سواری کو آتے ہوے دیکھا بہر نظارہ چست اور اپنی اپنی جگہ پر درست ہوگئے نظم مؤلف

براق برق رفتار انتخاب کرکے ہمارے محبوب کے واسطے لاجواب

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن

راوی لکھتا ہے کہ جس وقت جبرئیل امینؑ فرمان خداوندی بجالائے اور براق کے لیے بہشت مین آئے لاکھون براق برق رفتار دیکھے اونمین سے ایک براق کو جو آپکے نام سے کمال محبت رکھتا تھا انتخاب کیا اور اوس براق کو آب کوثر سے نہلاکر انواع زیورات پر تکلف سے آراستہ کرکے از سر تا پا مرقع نور بنا دیا جیسا کہ کتاب معارج النبوۃ مین لکھا ہے **صفت براق** وہ کیسا براق برق رفتار آتش کردار زہرہ جبین زرین زین سیاہ مو مبارک خوجا دو چشم آہو خشم عطارد منظر ثریا پیکر دراز قمرگان گوہر دندان تنگ دہن سیمین تن سبک عنان تیز جولان خورشید طلعت قمر ہیات آسمان سیر گردون طیر یاقوت گردن مصفا بدن زمرد گوش سراپا ہوش تندرو گرم دو خجستہ پے معطر خ مصفا شکم منور قدم مرجان دم لولو سُم سیم اندام زمرد لگام گردون قدر آئینہ صدر روہم نورد عنبر گرد تیز پائے برق رائے اندیشہ تاز خوش آواز الحاصل جبرئیل امینؑ وہ براق بہشتی لائے اور خلوت خانہ نبوت کاشانہ مین آئے جناب رسول مقبول کو خواب استراحت سے جگایا اور وصل کا مژدہ سنایا آپ نے طہارت کا ارادہ فرمایا حکم ہو نچا کہ اے جبرئیلؑ ہمارے محبوب کیواسطے حوض کوثر سے پانی لاؤ ہنوز بند قبا اور تکمہ گریبان وا نہ ہوا تھا کہ رضوان دو صراحیان یاقوت کی آب کوثر سے بھری ہوئین اور ایک طشت زمرد مین لے کر حاضر ہوا آپ نے آب کوثر سے غسل فرمایا بعد اوسکے جبرئیلؑ نے آپ کو حلہ نورانی پہنایا عمامہ نورانی سر پر باندھا ردائے نورانی اوڑھائی

مسرور تھا روزگار سارا	تھا غیرتِ بدر ہر ستارا	آراستہ خلد ہو رہا تھا
گل حسن مین مہر سے سوا تھا		

کتاب معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ ستائیسوین تاریخ رجب کی شب کو حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ابطحا نامی کے گھر جو درمیان صفا اور مروہ کے واقع ہے اور آپنے وہان ایام خردسالی مین پرورش بھی پائی ہے خواب استراحت فرمایا اوسی رات رب جلیل کیطرف سے حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہونیکا کہ اے روح الامین آجکی رات تمام مسبحان ملاء اعلیٰ اور کروبیان عالم بالا کو بشارت دے کہ جس محبوب کے ہزارون برس سے تم مشتاق تھے آجکی رات ہم اوسکو آسمان پر بلاتے ہین تاکہ سب اوسکے شمع رخسار پر پروانہ وار نثار ہوجاوین اور آجکی رات اپنے اعتراض بیجا کا جو اِنِّیْ جَاعِلٌ فِی الْاَرْضِ خَلِیْفَۃً پر اَتَجْعَلُ فِیْھَا مَنْ یُّفْسِدُ فِیْھَا کیا تھا جواب شافی پاوین جبرئیلؑ تو آجکی رات گوشہ طاعت اور زاویہ عبادت سے درگذر اور تسبیح و تہلیل اسوقت موقوف کر سوای تیرے تمام فرشتے اپنی اپنی حد پر استقبال کیواسطے ایستادہ رہین حوران بہشت برین سراپا آراستہ ہوجاوین غلمان طبقہائے دُر و یاقوت نثار کرنیکے واسطے لاوین عرش برین سے لیکر فرش زمین تک نور ہی نور ہوجاوے آفتاب کو جب تک حکم نہووے نہ نکلنے پاوے ماہ شب زندہ دار فلک اول پر جلوہ افروز رہے جبڑی بوٹی آلیس مین سرگرم مبارکباد اور کوہ سے لیکر کاہ تک دل شاد رہین چرند پرند آرام کرین جبرئیل امین قصور بنی آدم سے عذاب اوٹھاوے اور کیا ہووے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے لیکر حضرت عیسےٰ تک کی روح کو روائح قدس سے معطر کرین تاکہ کل انبیا آج کی رات ہمارے محبوبؐ کے استقبال کے واسطے آمادہ اور مستعد رہین اور تو اے روحؑ الامین ستر ہزار فرشتے اپنے ساتھ لے کر بہشت برین مین جا اور وہان سے ایک

بیان معراج شریف

اے فدایان روے دل آراے مصطفےٰ و اے شیدایان گیسوی سمن سای مجتبےٰ معجزات باہرات آپکے اسقدر ہین کہ کسی فرد بشر کو طاقت نہین کہ اوسکا عشر عشیر بھی بیان کر سکے ازانجملہ ایک معجزہ مشہور جو حضرت آدم علیہ السّلام کے وقت سے حضرت عیسےٰ تک کسی نبی مرسل کو مرحمت نہین ہوا معراج شریف ہی کہ جسمین اہل سیر نے ہزارون لطائف عجیبہ اور لاکھون نکات غریبہ لکھے ہین اور بہت سی حکمتین بیان فرمائی ہین کہ جسکے بیان کو ایک دفتر چاہیے ازانجملہ حکمت اول یہ ہی کہ حق تعالیٰ نے بندون کو بہشت کا وعدہ فرمایا ہے اور مشاہدۂ دیدار کا امیدوار کیا ہے اور طالبان شیدا کو مشتاق کر کے مژدہ وَاللّٰہُ یَدْعُوْا اِلٰی دَارِ السَّلَامِ سنایا اور واسطہ حصول اس نعمت عظمیٰ کا ہمارے پیغمبر محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کو بنایا ہے اور قاعدہ یہ ہے کہ خریدار بغیر وصف دلالت کرنے والے کے راغب نہین ہوتا اسواسطے پہلے آپکو عالم ملکوت پر بلا کر درجات بہشت اور طرح طرح کی اپنی نعمتین دکھائین تاکہ بوجہ احسن بیان فرما کر طالبان شیدا کو زیادہ تر مشتاق کرین علاوہ اسکے اہل تواریخ نے وقوع معراج جو شب کو ہوا اوس مین بھی بہت بیانات غریبہ لکھے ہین منجملہ اونکے ایک یہ ہے کہ دو آفتاب ایک آسمان پر جلوہ گر نہین ہو سکتے جب یہ آفتاب غروب ہوا تب وہ آفتاب نبوت وہان چمکا **جواب**

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ کُلُّ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

اک رات کہ نور سے تھی معمور	ہر ذرے کو دعوی انا النور	تھی جوش مین رحمت الٰہی
چلتی تھی نسیم صبحگاہی	ظلمت ہوئی کائنات سے دور	ہر پتے پہ لکھی آیت نور

فرمایا ہی کہ مین ایکدن مین ستر مرتبہ امت کیواسطے حق تعالی سے استغفار کرتا ہون غرض کہ اوس شفیع اعظم صلے اللہ علیہ وسلم کو شب و روز امت ہی کا غم اور ہم ہی روسیاہون کا الم رہتا تھا

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰے مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

بیان معجزات

قلم بریدہ زبان بیان معجزات سرور کائنات علیہ الصلوات سے قاصر اور صفحہ قرطاس اس ذکر طویل کے واسطے بہت مختصر ہے ادنی سے ادنی یہ ہے کہ جسوقت وہ آفتاب رسالت زمین پر چلتا تو پارہ ابر آسمان سر مبارک پر سایہ کرتا تھا اور سایہ اوس جسم اطہر کا زمین پر نگرتا تھا اور سوا اسکے آپکے معجزات باہرات جو مخصوص آپ کی ذات معدن صفات کیواسطے تھے اور کسی نبی کو نہ ملے تھے حد وحساب سے باہر ہین ازانجملہ یہ کہ اندھیرے اور اوجالے مین برابر دیکھنا اور دور و نزدیک سے یکسان سننا اور بغل شریف کا ہمرنگ بدن صاف ہونا اور جمائی تمام عمر نہ آنا اور پسینے سے مشک و عنبر کی خوشبو آنا اور بوقت قضای حاجت زمین کا شگافتہ ہونا اور بول و غائط کا اوسمین سما جانا اور پھر اوس مکان سے مشک و عنبر کی خوشبو آنا اور مختون اور ناف بریدہ پیدا ہونا اور وقت تولد سجدہ کرنا فرشتون کی گہوارہ جنبانی آپکی وقت ولادت کلمہ خوانی گہوارے مین کلام کرنا اور شق القمر کا معجزہ آفتاب سے زیادہ روشن ہے

در چرخ را ماہ قفل زرست	کلید وے انگشت پیمبرست	کلید خزاین چو در مشت اوست
ملازد اغداران انگشت اوست	ہم از نور آن پنجہ مہ شگاف	صف بدر لشکشت روز مصاف

یَا اَیُّهَا الْعِبَادُ عَلٰی سَیِّدِ الْاَنَامِ	صَلُّوا وَسَلِّمُوا وَعَلٰی آلِهِ الْکِرَامِ
سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰے مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

پلاس تھا بوقتِ خواب ہم اوسے دوتہ کرکے حضرت کے نیچے بچھا دیا کرتے تھے
ایک رات ایسا اتفاق ہوا کہ ہمنے اوسے چارتہ کردیا جب صبح ہوئی آپ نے
پوچھا کہ آج میرے نیچے کیا بچھایا تھا عرض کیا کہ وہی فرش قدیم جو بچھایا کرتے تھے
آپنے ارشاد کیا کہ اب اوسکو اوسی طرح رہنے دو اور کچھ اوسمین تکلیف نہ کرو کہ
اوسکی نرمی نے نماز صبح سے باز رکھا مجھکو اور کبھی کبھی حضرت صلی اللہ علیہ وسلم
نے بوریے پر بھی خوابِ استراحت فرمایا ہے کہ نقش ونشان اوسکے پہلوی شریف
مین تاثیر کرتے تھے غرض کہ حال زہد اور بے رغبتی حضرتؐ کا دنیا ومافیہا سے کتب
مطولہ مین بصراحت تمام لکھا ہے یہ رسالۂ مختصر اس بیان طویل کی گنجایش نہین
رکھتا ہے **بیان عبادت** کثرتِ عبادت اور ذوقِ طاعت اور ترسِ خدا
سے گریہ وبکا جسقدر آپ کو تھا کسی اور کو حاصل نتھا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے
روایت ہے کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ اگر تمھین عرفانِ کامل اور
خوفِ خدا جسقدر کہ مجھے ہر آن اور ہر لحظہ موجود رہتا ہے حاصل ہووے تو کبھی
تم لوگ ہنسی سے واقف نہو اور ہمیشہ حالتِ گریہ وبکا مین مبتلا رہا کرو ایکبار صحابۂ کرام
نے آپ سے سوال کیا کہ کس چیز کا معائنہ آپ کو ہوتا ہے فرمایا بہشت اور دوزخ
کا کہ علم الیقین اور حق الیقین دونون جمع کردیے ہین پروردگار نے میرے واسطے
کہ نتھا یہ رتبہ کسیکو سوائے میرے اور جب آپ نماز پڑھتے تو آواز بکا مثل جوش دیگ
اور گاہے مثل آواز آسیا شکم مبارک سے آیا کرتی تھی اور قطراتِ اشک سے لحیۂ مبارک
تر ہوجایا کرتی تھی حدیث شریف مین آیا ہی کہ حضرتؐ پر ورود درد وغم بیاپے ہوتا تھا
اور از دحامِ اندوہ والم متواتر اور آرام وآسایش بہت ہی کم چنانچہ آپنے

فرماتی ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم جب تک اس پنجی سرائے فانی مین رہے
کبھی تین دن متواتر روٹی جو کی سیر ہو کر تناول نہ فرمائی اور فرماتی تھین کہ ہم اہلبیت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو ایسا اتفاق ہوتا تھا کہ ایک مہینے تک آگ دیگدان
مین نہ ڈالتے تھے فقط خرما سے تر اور پانی ہی پر اکتفا کر کے دن کاٹ ڈالتے تھے
روایت ہے کہ ایک مرتبہ کھانے کا بھرا ہوا خوان عبدالرحمن کے پاس لائے
یہ اوسے دیکھ کر بہت روئے اور کہا کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے
اہلبیت یہان تک فاقون سے جان لب ہوتے کہ جو کی روٹی بھی میسر نہین
آتی تھی ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ حضرت اور آپ کے اہلبیت اکثر
راتین بھوکے سو رہتے تھے اور طعام شبانگاہ میسر نہ ہوتا تھا عائشہ صدیقہ
رضی اللہ تعالی عنہا فرماتی ہین کہ حضرت فاقے کو بہت دوست رکھتے تھے کبھی
کسیکے روبرو شکایت نہ فرماتے اکثر اوقات فاقے اور گرسنگی سے تمام رات بے آرام
رہتے اور صبح اوس شب کو روزہ رکھتے اور کوئی مانع نہ ہوتا راوی لکھتا ہے کہ اگر
آپ جناب باری سے طلب دنیا فرماتے تو حضرت سلیمان علیہ السلام سے زیادہ ہو جاتے
مگر آپنے درویشی کو بادشاہی پر اختیار کیا عائشہ صدیقہ محبوبہ رسولخدا فرماتی ہین کہ
مین بمزید شفقت یہ حال عسرت مآل دیکھ کر رویا کرتی اور کہتی کہ روحی فداک یا رسول اللہ
کاشکے بقدر قوت کچھ دنیاے دنی سے آپ اختیار کرتے آپ جواب دیتے کہ مجھکو
زخارف دنیا سے کچھ طمع اور رغبت نہین ہے عائشہ صدیقہ فرماتی ہین کہ توشک
جو آپ نیچے بچھاتے تھے اور بوقت شب اوسپر خواب استراحت فرماتی تھے ایک چین
لیف خرما سے بھری ہوئی تھی حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ فرش خانہ رسولخدا

چنانچہ کشتی گیرانِ عالم اور پہلوانان بنی آدم آپکے سامنے مگس و مور سے بھی کم تھے

بیان شرم وحیا شرم وحیا آپ کو مثل دوشیزگان پردہ نشین اور خاتونان عفت گزین کے تھی نگاہ شرمگین اکثر مائل بزمین رکھتے کسیکو کلام سخت زبان مبارک سے نفرماتے وہ کلام ارشاد کرتے کہ کسیکا بارِ دل نہووے نصیحت ہر کسیکو تنہا کرتے تاکہ ہمچشمون مین خجل نہ ہووے اور کبھی کلامِ فحش ولغو زبان مبارک پر نہ لاتے اگر کوئی بدزبانی سے پیش آتا تو درگذر فرماتے تھے **بیان شفقت ورحمت** رحمت آپ کی امت کے اوپر بیکران بلکہ خارج از بیان ہے اسواسطے کہ وَمَا اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ آپ کی رحمت پر ایک دلیل نمایان ہے عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہین کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس دو امر مین خدائے کریم کیطرف سے مین آگاہ ہوا آسان تر امت کے واسطے اختیار کیا اور سخت تر چھوڑ دیا غرضکہ بال بال اوس شفیع عاصیان کا رحمت مین ڈوبا ہوا تھا بلکہ اُمت کی آسائش کو اپنی تکلیف پر مقرر رکھا تھا تمام رات بیدار رہکر اُمتِ عاصی کیواسطے استغفار فرماتے حتے کہ پائے مبارک اس ریاضتِ شاقہ سے ورم کر جاتے تھے **بیان عدل** عدل اوس شہنشاہ بعدیل کا ایسا تھا کہ محافل کفار مین بھی اوسکا چرچا تھا چنانچہ حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ جب مین آپکو خردسالی مین پرورش کرتی تھی تو اوسوقت مین بھی عدل آپکا ظاہر ہوتا تھا یعنی سوای پستان راست کے کبھی پستان چپ سے آپنے دودھ نہ پیا اور پستان چپ ہمیشہ اپنے شریک یعنی میرے فرزند کو مرحمت فرمائی **بیان زہد** زہد اوس تارکِ دنیا بادشاہ عقبیٰ کا بدرجہ غایت تھا عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا

کوئی سرگوشی چاہتا آپ سر مبارک جھکا دیتے جب تک اوسکا عرض حال نسن لیتے
سر نہ اوٹھاتے پائے مبارک مجلس اصحاب مین دراز نہ فرماتے اکرام کرتے
تھے جو کوئی آپ کے پاس آتا تھا اور بچھا دیتے تھے اوسکے واسطے اپنا کپڑا
اور مسکین وغربا کی عیادت کو جاتے محتاج و فقرا کی مجلس مین بیٹھتے اور اکثر
فقیرون کی طرح خاک پر بیٹھا کرتے تھے بہت سے کام خود بنفس نفیس کیا کرتے
تھے ہر بیوہ اور مسکین اور آزاد لونڈی کے ساتھ جس جگہ وہ لیجاتی آپ چلے
جاتے حاجتمندون کو ناخوش اور نارضامند نفرماتے اکثر ساکنان مدینہ اپنے
ظروف پانی سے بھر کر واسطے بیمارون کے آپکی خدمت مین لاتے اور آپ
عین موسم سرما مین ہر ایک کے ظرف آب مین جدا جدا ہاتھ ڈالتے تاکہ کسیکی
دلشکنی نہووے گو دست مبارک کو سردی سے گزند پہونچے **بیان جود و سخا**
جود و سخا مین یکتا چنانچہ خود ارشاد فرمایا ہے اَللّٰہُ اَجْوَدُ جُوْدًا ثُمَّ اَنَا اَجْوَدُ بَنِیْ اٰدَمَ
حضرت انسؓ سے مروی ہے کہ ایکبار لاکھ درہم خراج بحرین سے حضرتؐ کے پاس آئے
آپ نے مسجد مین رکھوائے بعد نماز آپ وہان تشریف فرما ہوئے جو سامنے آیا
اوسکو اوس مال مین سے دیدیا اور کسیکو محروم نرکھا حتی کہ ایک درہم بھی باقی نہ رہا
کل مال مساکین اور فقرا کو بخشا اور فتح حنین مین پانچ لاکھ دینار ہاتھ آئے سب فقرا
اور مساکین کو تقسیم فرمائے بہرحال ہر امر مین اپنی ذات اقدس پر تکلیف اور رنج
اوٹھاتے اور غیرون کو راحت و آرام پہونچاتے **بیان دلاوری و مردانگی** دلاوری و مردانگی
اندازۂ تحریر اور احاطۂ تقریر سے باہر ہے اکثر لڑائیون مین دلیرانہ تشریف لیجاتے اور
بعد فتح وہان سے خرسند آتے زور بازو اور قوت مین نے ہمتا ہمت اور جرأت مین یکتا

روشن اور نورانی تھا اور جو عضو اعضای بدن مبارک سے تھا خوشنما اور کمال دلکش اور دلربا تھا چنانچہ براء بن عازب صحابی فرماتے ہین کہ مینے حضرتؐ کو شب ماہ مین حلۂ سرخ دھاری دار پہنے ہوئے دیکھا چشم شوق سے بار بار آپکے جمال پرانوار کو مین دیکھتا تھا اور ماہتاب پر نظر کرتا تھا قسم ہے خدائے بزرگ کی کہ جسم شریف حضرتؐ کا چاند سے زیادہ روشن نظر آتا تھا اور اوس سے زیادہ پر نور تھا

نسب نامۂ شریف

محمدؐ بن عبداللہ بن عبدالمطلب بن ہاشم بن عبد مناف بن قصی بن کلاب بن مرّہ بن کعب بن لوی بن غالب بن فہر بن مالک بن نضر بن کنانہ بن خزیمہ بن مدرکہ بن الیاس بن مضر بن نزار بن معد بن عدنان یہان تک اتفاق جمہور ہے باقی اجداد کے نامون مین بہت اختلاف ہے اور آپنے اپنا نسب نامہ یہانتک بیان فرمایا ہے اور اسکے آگے جو پوچھا گیا تو کَذِبَ النَّسَّابُوْنَ فرمایا ہے

بیان اخلاق جناب رسول مقبول صلی اللہ علیہ وسلم

اخلاق عظیمہ اور صفات کریمہ آپکے بیشمار ہین اوسکے دریافت سے عقل وقیاس دونون بیکار ہین اوس صاحب جمال کے اخلاق باکمال پر اِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ دال ہے بیت وصفِ خُلقِ کسیکہ قرآن ست ÷ خلق را وصفِ او چہ امکان است ادنیٰ یہ ہے کہ ہر ایک سے آپ بخندہ پیشانی پیش آتے علی العموم سب کے اوپر لطف و مہربانی فرماتے تمام عمر کسی خادم پر غصہ نفرمایا اپنے آرام کے واسطے کسی کو دُکھہ نہ پہونچایا ہر چند جنگ اُحد مین کافرون نے ایذا پہونچائی مگر ہمیشہ اونکے حق مین دعاے ہدایت فرمائی **بیان تواضع** تواضع کا یہ حال کہ جب

بیان حلیہ شریف

قد شریف میانہ اور ہمثال سر مبارک بزرگ بحد اعتدال موی سر گھونگر والے گاہے تا بدوش اور گاہے تا نرمہ گوش رہتے زوی شریف مرآت جمال الٰہی اور آئینہ انوار نامتناہی جبین نور آگین واضح اور کشادہ ابرو ے باریک مانند تیغ عریان قریب بہ پیوستگی مثل کمان چشم سرمہ گین بہت شرمگین بادۂ حسن سے سرشار اور مے خ سرخ ڈورے او سمین خوشنما نمودار مژگان دراز و زیبا گوش مبارک دور و نزدیک سے یکسان شنوا بینی پُر انوار بلند تھی اور اوسپر نور کا اوبھار تھا رخسارے نرم نرم برنگ گل احمر لبہای نازک برگ گل تر دندان نور افشان مثل گوہر آبدار جب تبسم فرماتے تو دانتون کی چمک سے در و دیوار تک منور ہو جاتی صوت احسن اور فصاحت و بلاغت جسقدر آپ کو تھی کسی اور کو خالق یکتا نے ندی تھی لحیہ مقدس کمال زیبا اور خوب گھنی ہوئی خوشنما گردن شریف برنگ مینای بہشت بہت مصفا شانے اونچے اونچے اور اونپر بال اور دونون مین کچھ جدائی تھی بغل شریف صاف جس سے بوے مشک پیدا سینہ مبارک چوڑا اور فی الجملہ اوبھرا ہوا تھا شکم مبارک نہایت ہموار اور صاف تھا مگر ایک خط موی باریک سینے سے ناف تک ہویدا دونون شانون مین مہر نبوت چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے وَبَيْنَ كَتِفَيْهِ خَاتَمُ النُّبُوَّةِ وَهُوَ خَاتَمُ النَّبِيِّينَ دست مبارک دراز کلائیان چوڑی اور پر گوشت انگلیان دراز موافق اعتدال ناخن شریف غیرت ہلال پنڈلیان بہت مصفا اور باریک کم گوشت نہ چندان دراز نہ چندان عریض بدرجۂ اعتدال قدم مبارک کبھی خاک راہ سے آلودہ نہ ہوا جسم شریف حضرت کا کمال

تشریف لیگئے جب بصرے مین پہونچے ایک عالم قوم نصارا کا آپکو دیکھکر کہنے لگا کہ
اے ابو طالب یہ سرورِ عالم فخرِ بنی آدم خاتم الانبیا ہین اور مینے انکے اوصاف اگلی
کتابون مین دیکھے ہین تم انکو شہر بشہر دشمنون کے ملک مین اسطرح تن تنہا مت
پھراؤ اور یہود اور نصارا کی مخالفت سے بچاؤ ابو طالب نے یہ سنکر تجارت کا اسباب
وہین چھوڑا اور آپکو لیکر مکے کیطرف پھر آئے پچیسوین برس آپنے خدیجہ کا مال
تجارت کے واسطے لیا اور شام کیطرف تشریف لیگئے بہت فائدہ ہوا بعد مراجعت
کے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خدیجہ خاتون سے نکاح کیا جب نبوت کا وقت
قریب پہونچا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم رویای صادقہ دیکھنے لگے یعنی جو کچھ خواب
مین ملاحظہ فرماتے وہی ظاہر ہوتا تھا اور اکثر اوقات غار حرا مین تشریف لیجاکر عبادت
مین مشغول رہتے اور جس درخت اور پتھر کیطرف گذر ہوتا آواز آتی السلام علیک
یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم الغرض چالیسوین برس آٹھوین تاریخ ربیع الاول کی
دوشنبے کے دن جبرئیل امین نے غار حرا مین اقرأ باسم ربک الذی سے ما
لم یعلم تک پڑھایا تین برس بعد سورہ یا ایھا المدثر نازل ہوئی اور حضرت کو رسالت
برحق اور نبوتِ کامل مرحمت ہوئی عورتون سے پہلے ام المومنین خدیجۃ الکبرٰی اور
مردونسے پہلے صدیق اکبر لڑکونسے پہلے امیر المومنین علی مرتضٰی غلامون سے پہلے
بلال حبشی اور موالی سے پہلے زید بن حارثہ ایمان لائے بعد اوسکے حضرت عثمان
غنی اور طلحہ اور زبیر اور عبد الرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص اور عبید
اور عبد اللہ اور سعد وغیرہم ایمان لاتے گئے رضوان اللہ تعالٰی علیہم اجمعین

فرزند یتیم وای لعل درخشندہ کلیم مین دلغ تیری یتیمی اور بیکسی کا اس جہان سے لیے جاتا ہون ابولہب اور ابو طالب وغیرہ سب تیری پرورش پر آمادہ ہین تو اُنمین سے جسکو چاہے اختیار کر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم ابو طالب کے زانو پر جا بیٹھے تب عبد المطلب روئے اور کہا اے ابو طالب اِس فرزند دلبند نے نہ تربیت پدر کی لذت پائی اور نہ شفقت مادر کی حلاوت اوٹھائی غمخواری اور دلداری اِس یتیم کی بہر حال تجھپر واجب اور لازم ہے الغرض ابو طالب حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو کمال محبت سے پرورش کرتے اور فرط شوق سے کہتے تھے نظم

رسید خدمتِ آن شاہِ دلنواز بمن	فتاد سایہ آن سرو سرفراز بمن
ہمائے قدس کہ بودیم سایہ پرورِ او	ہزار شکر کہ افگند سایہ باز بمن
مرا کہ پایہ جاہ ست فوق نہ طارم	زخدمتِ تو رسید ست اعتزاز بمن

الغرض حضرت کے قدوم میمنت لزوم سے ابو طالب کو اِس قدر خیر و برکت حاصل ہوئی کہ حساب سے باہر ہے اور اونھین ایام مین آپکی دعا سے پانی برسا اور قحطِ عظیم دور ہوا روایت ہے کہ جب عمر آپکی بارہ برس کی ہوئی ابو طالب نے ارادہ سفر کا کیا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اونکے اونٹ کی مہار پکڑی اور کہا کہ مجھکو کسپر چھوڑے جاتے ہو مین ایک طفل یتیم بے مادر و پدر رہون اور سخت شکستہ دل اور خستہ جگر ہون اور اِس طرح فرمانے لگے نظم

تو کہ ہر زمان بجانم حق ناز میگذاری	تو روی بناز مارا بہ نیاز میگذاری
تو چو سروِ می خرامی سوِ باغ و من ندانم	کہ مرا یتیم و بیکس بکہ باز میگذاری

الغرض ابو طالب یہ سنکر روئے اور آپکو ہمراہ لیکر شام کی طرف تجارت کے واسطے

فرما چکے تھے اور جب عمر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی چار برس کی ہوئی آمنہ
آپ کی والدہ ماجدہ نے وفات پائی اور حضرت کو عبد المطلب کے سپرد کیا عبد المطلب
اوس دُرِ یتیم دریاے حسن وجمال کو بہت چاہتے تھے اور جب عمر شریف آپکی
آٹھ برس کی ہوئی عبد المطلب کی عمر ایک سو بیس برس کی تھی عبد المطلب نے
جانا کہ اب اپنی موت کے دن قریب آئے ابو طالب وغیرہ سے کہا کہ اگرچہ موت
سب کے واسطے ہے لیکن مجھے اس فرزند پر کہ ابھی صغیر تر اور یتیم بے مادر وپدر ہی سخت
تاسّف ہی کاش میری عمر اسکی تربیت تک وفا کرتی تو اپنے سامنے خاطر خواہ تربیت
اور پرورش کرتا اب تم مین سے کون اسکی غور وپرداخت کا ذمہ کرتا ہے ابو لہب نے
کہا مین بجان ودل حاضر ہون جواب دیا کہ تو دولت ومال البتہ بہت رکھتا ہی لیکن
سنگدل اور بیرحم ہے فرزند یتیم اکثر مجروح دل اور شکستہ خاطر ہوتے ہین تھوڑے
سے رنج کا تحمل نہین کرسکتے شاید تجھ سے کسی بات مین خاطر نازک اس یتیم کی
آزردہ ہوجاوے بعد اوسکے حمزہ نے مثل ابو لہب کے التماس کیا جواب پایا کہ تو کوئی
فرزند نہین رکھتا ہے اس یتیم کے درد سے کیونکر آگاہ ہوگا پھر عباس نے کہا کہ اگر
مین اس خدمت کے لائق ہون تو شرط خدمت بجا لاون کہا تو عیال واطفال
بہت رکھتا ہے اپنے لڑکون کے ہوتے ہوئے اس یتیم بے پدر کو کب یاد
رکھے گا تب ابو طالب نے کہا مین ہرچند کہ مال اور سرمایہ کچھ نہین رکھتا ہون
لیکن مجھے اگر لائق اس خدمت کے جانو تو بدل وجان حاضر ہون کہا البتہ تو
اس کام کے قابل ہی لیکن مین اس بات مین محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مختار کرتا ہون
تم مین سے جسکو چاہے اختیار کرے بعد اوسکے حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بلایا اور کہا اے

سارا ماجرا بیان کیا عبد المطلب یہ خبر سنکر کوہ صفا پر چڑھے اور اہل قریش کو پکار کر
کہا کہ اے لوگو میرا فرزند ارجمند یعنی محمد صلی اللہ علیہ وسلم گم ہو گیا ہے یہ حال سنتے ہی
عبد المطلب کے ساتھ سردار قریش تلاش کرنے کو نکلے اور چاروں طرف سکے کے
ڈھونڈھا مگر اوس یعقوب وقت نے اپنے یوسفِ گم شدہ کو کہین نہ پایا تب
عبد المطلب بیقرار ہو کر خانہ کعبہ مین آئے اور سات بار طواف کر کے مناجات
کرنے لگے غیب سے آواز آئی کہ اے اہل قریش غم نہ کھاؤ محمد صلی اللہ علیہ وسلم
کا خدائے کریم خود حافظ حقیقی ہے عبد المطلب یہ سنکر بولے کہ پھر محمدؐ کہان ہے
منادی غیبی نے کہا وادی تہامہ مین کیلے کے درخت کے نیچے اکیلے بیٹھے ہین عبد المطلب
یہ ماجرا سنکر بیقرار اوس طرف کو چلے دیکھا کہ فی الحقیقت آپ کیلے کے درخت کے
نیچے اکیلے چشم سرمہ گین مائل بسوی زمین کیے ہوئے بیٹھے ہین عبد المطلب نے
دوڑ کر آپ کو آغوش مین لیا اور بہت سا پیار کیا اور اوسی وقت آپ کو مکے مین
لائے اور بہت خوشی کی اور حلیمہ سعدیہؓ کو بھی بہت کچھ انعام دے کر رخصت کیا
حلیمہؓ اپنے گھر پہونچکر درد فراق سے روتی تھین اور کہتی تھین **قطعہ**

ای بیتو حرام زندگانی	خود بیتو کدام زندگانی	با روے خوش تو زندہ بودن	مرگیست بنام زندگانی

راوی لکھتا ہے کہ ایکبار حلیمہ سعدیہ غزوہ طائف کی بعد مع شوہر اور بیٹے
کے حضرت کی خدمت اقدس مین حاضر ہوئین آپ نے اونکی بہت تعظیم کی اور اپنی
ردای شریف بچھا کر اوسپر بٹھایا اور وہ سب دولت ایمان سے مشرف ہوئے

سَلِّمُوْا اَیُّھَا قَوْمُ وَ بَلِّغُوْا صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

روایت ہے کہ عبد اللہ پدر بزرگوار آپ کی پیدائش سے پہلے ہی انتقال

چار برس کی عمر مین ہوا تھا اور اوسکی سوای تین مرتبہ اور ہوا اور ایکبار قریب بعثت
اور ایکبار شب معراج مین مگر ایک خط باریک سینے سے ناف تک باقی رہا تھا
القصہ جب حلیمہ سعدیہ حضرت کو پہاڑ پر سے گھر مین لائین اور مکے کی طرف لیجانے کا
ارادہ کیا وقت شب غیب سے آواز آئی کہ اے لوگو مظہر خیر و برکت محلہ بنی سعد سے جاتا ہی
اور اے بطحاے مکہ خوشوقت ہو کہ نوروزینت تجھ مین پھر آتا ہے الغرض حلیمہ سعدیہ
حضرت کو لیکر مکے کیطرف روانہ ہوئین جب حرم محترم کے نزدیک پہونچین حضرت
کو دروازہ حرم کے پاس بٹھاکر خود قضاے حاجت کو گئین جب فارغ ہوکر آئین
حضرت کو وہان نپایا ہر چند سب سے پوچھا کسی نے نہ بتایا پھر تو نا امید ہوکر رونے
لگین اور وا محمداہ کہکر پکارتی تھین اور اس طرح سے کہتی تھین تضمین لمولفہ

نظر سے میری نہان ہے وہ میرا مہ پارا — خدا دکھائے کہین پھر جمال دل آرا
یہ دشت پر خطر و ہولناک ہے سارا — صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا

کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

مجھے تلاش کا اس دشت مین نہین یارا — پھرون کہان کہ کہین خار ہے کہین خارا
ترے فراق نے اے رشک گل مجھے مارا — صبا بلطف بگو آن غزال رعنارا

کہ سر بکوہ و بیابان تو دادہ مارا

پھر اپنے دل مین خیال کیا کہ اس حال کی اطلاع عبد المطلب کو ضرور ہے اور آمنہ
خاتون کے پاس جاکر یہ سانحہ کہنا لازم ہے اسی خیال سے حلیمہ عبد المطلب کے
پاس آئین عبد المطلب نے جو حلیمہ کو بدحواس اور پریشان حال دیکھا اور محمد کو اونکے
آغوش مین نپایا پوچھا کہ ای حلیمہ تیرا کیا حال ہی اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کہان ہین حلیمہ نے

اور چشم خدا بین مین سرمہ لگایا کپڑے سفید پہنائے پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم عصا ہاتھ مین لیکر بھائیون کے ساتھ جنگل چلے اور قریب آبادی بکریونکے چرانے مین مشغول ہوئے دوپہر کے وقت بیٹا حلیمہؓ کا افتان وخیزان بدحواس روتا ہوا حلیمہؓ کے پاس آیا اور کہنے لگا کہ اے مادر مہربان بیٹھی کیا ہے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی جلد خبر لے قریب ہے کہ تو اونکو جیتا نہ پائے اور اونکا کام تمام ہوجائے حلیمہؓ یہ بات سنکر بدحواس ہوئین اور کہا کہ تو حال مفصل تو بیان کر اوسنے کہا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہمارے ساتھ چراگاہ مین تھے کہ ناگاہ دو شخص اونکے پاس آکر اونکو اوٹھالے گئے اور پہاڑ پر لیجا کر لٹایا اور اونکا پیٹ چاک کیا پھر آگے مجھ کو معلوم نہین کہ کیا حال گذرا یہ سنکر حلیمہؓ اور اونکا شوہر دونون مضطر ہوئے اور جنگل کیطرف دوڑے جب آپکے پاس پہونچے آپکو زندہ پایا کیا دیکھتے ہین کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم پہاڑ پر جلوہ فرما ہین اور آسمان کی طرف دیکھتے ہین اور رنگ چہرۂ مبارک کا متغیر ہے حلیمہؓ کو دیکھکر آپ مسکرائے حلیمہؓ نے دوڑکر آپکو آغوش مین لیا اور سب ماجرا پوچھا آپنے فرمایا کہ اے مادر مہربان مین بھائیون کے ساتھ کھڑا تھا کہ ناگاہ دو شخص ظاہر ہوئے ہیبت ناک ایک کا نام جبرئیل اور دوسرے کا نام میکائیل تھا ایک کے ہاتھ مین ابریق نقرہ اور دوسرے کے پاس طشت زمردین تھا مجھے پہاڑ پر لیجا کر میرے دل کو آب برف سے کئی مرتبہ دھویا اور پھر معرفت حق اور یقین صادق اور نور ایمان سے بھر کر اوسی مقام پر رکھدیا اور خاتم نور سے مہر کی کہ اوسکا سرور مین ابتک اپنے رونگٹے رونگٹے مین پاتا ہون پھر میرے سینے پر ہاتھ پھیرا کہ جیسا تھا ویسا ہی ہوگیا اور یہ شق صدر حضرت کا

صلی اللہ علیہ وسلم ہاتھون کے بل زمین پر چلنے لگے اور تیسرے مہینے اپنے پاؤن سے آپ کھڑے ہو گئے اور چوتھے مہینے ہاتھ دیوار پر رکھکر چلنے لگے اور پانچوین مہینے اچھی طرح چلنے لگے اور نوین مہینے بفصاحت تمام کلام فرمانے لگے دسوین مہینے تیر اندازی مین لڑکون کے ساتھ مقابلہ کرتے تھے دوسرے برس مین شباب معلوم ہوا اور آپ اکثر لڑکون کو کھیلتا دیکھکر منع فرماتے اور جو کوئی لڑکا آپ سے کھیلنے کو کہتا تو آپ فرماتے کہ ہمین حقتعالی نے کھیلنے کے واسطے نہین پیدا کیا ہے اور کبھی مثل اطفال آپ گریہ اور بد خلقی نہ فرماتے اور جب بولنے لگے کوئی چیز بدون بسم اللہ کے نہ لیتے بلکہ داہنے ہاتھ مین بسم اللہ کہکر لیتے اور پہلے جو آپ نے کلام فرمایا تو یہی فرمایا اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَللّٰہُ اَکْبَرُ اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ سُبْحَانَ اللّٰہِ بُکْرَۃً وَّ اَصِیْلًا اور کلام کرنا گہوارے مین چاند سے اور اشارہ کرنا آپکا چاند کو اور پھرنا اوسکا اوسی طرف کو اور ہلانا فرشتون کا آپکے گہوارے کو اور باتین کرنا پیدائش کے وقت یہ سب معجزات باہرات مشہورہ ایام ولادت باسعادت سے ہین

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلِّغُوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ | مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

بیان شق صدر

حلیمہ سعدیہ سے روایت ہے کہ ایک دن حضرت نے مجھسے پوچھا کہ ای مادر مہربان کیا سبب ہے کہ بھائی ہمارے دن کو گھر مین نہین آتے ہین حلیمہ نے کہا کہ بکریان چرانے کو جاتے ہین آپنے فرمایا کہ کل ہم بھی بھائیون کے ساتھ بکریان چرانے کو جنگل مین جائینگے حلیمہ نے اس خیال سے کہ آپکی خاطر شکنی نہو اس بات کو قبول کیا صبح جب آپکو عازم دشت پایا پہلے اپنے ہاتھ سے منہ دھویا اور بالون مین کنگھی کی

زندگی بخشی ہے جو مجھپر خاتم النبیین اور سیّد المرسلین سوار ہے اور تم سب اِس حال سے غافل ہو سوا اِسکے یمین ویسار سے آواز آتی تھی کہ اے حلیمہ تو اِس طفل کے طفیل اپنی قوم مین افسر اور زنانِ بنی سعد سے بہتر ہوئی حلیمہ سعدیہؓ فرماتی ہین کہ مین جس منزل مین ٹھہری وہ زمین سرسبز اور شاداب ہوئی اور جب اپنے گھر لے کر پہونچی خداوند عالم نے اپنے محبوب کے قدم کی برکت سے میرے گھر اِس قدر خیر و برکت بخشی کہ مین چند روز مین آسودہ اور تونگر ہو گئی اور اپنے محبوب کی محبت اِس قدر میرے دل مین ڈالی کہ سب کامون سے مین غافل ہو کر حضرتؐ کی خدمت ہزار جان سے کرنے لگی حلیمہؓ کہتی ہین کہ حق تعالی نے ابتدائے حال ہی سے آپکو عادل اور منصف کیا تھا یعنی سوائے پستان راست کے کبھی پستانِ چپ سے دودھ نہ پیا اور پستان چپ ہمیشہ اپنے بھائی یعنے میرے فرزند کو مرحمت فرمائی اور جب حضرتؐ شیر نوش فرما چکتے تھے مین چاہتی کہ لبہائے مبارک کو صاف کرون کہ خود بخود غیب سے اوسی وقت صاف ہو جاتے تھے جواب

سَلِّمُوْا اَیُّھَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

حلیمہؓ فرماتی ہین کہ کبھی بمقتضای طفولیت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو بستر پر بول و غائط کا اتفاق نہ ہوا بلکہ ایک وقت معین تھا اور بستر اور لباس آپ کا تمام مدت رضاعت تک کبھی نجاست آلودہ نہوا اور کبھی ستر عورت نہ کھلا نظم برہنہ نہوتا بدن آپکا جو ہوتا تو دیتے فرشتے چھپا ۔ ملائک جھلاتے تھے جھولا مدام ۔ سدا کھرمہ اونسی کرتے کلام ۔ حضرتؐ کی بالیدگی کا یہ حال تھا کہ ایک دن مین آپ اسقدر بڑھتے کہ اور لڑکے ایک مہینے مین اور ایک مہینے مین بقدر ایک برس کے چنانچہ دوسرے مہینے حضرتؐ

لیجائے اور تو یونہین مایوس پھر آئے اگرچہ وہ فرزند بن باپ کا ہے مگر عبدالمطلب سا سردار قریش اوسکا دادا ہے الغرض مین عبدالمطلب کے ساتھ گئی جب مکان کے اندر پہونچی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھا کہ خواب استراحت فرماتے ہین جسوقت نظر آپکے جمال باکمال پر پڑی مین ہزار دل سے عاشق زار ہوگئی ایک ہی نگاہ سے دل پر عجب حالت طاری ہوئی شیر پستان سے جاری ہوا حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب استراحت سے جگایا آپ نے آنکھین کھولین اور مجھ کو دیکھکر تبسم فرمایا اوس تبسم مین ایک ملاحت ولکش ایسی نظر آئی کہ کسی صاحب حسن وجمال مین ایسی ملاحت نہ دیکھی تھی مینے اوس وقت کمال محبت سے آپ کو آغوش مین لیکر کہا + نظم

شکر ین لعل تو کان نمک ست	گرچہ شکر نہ مکان نمک ست
عرق چہرہ ملاحت افزود	آب ہر چند زیان نمک ست

حلیمہؓ فرماتی ہین کہ جس وقت اوس گلدستۂ دست قدرت کو مین نے آغوش مین لیا وہ جمال رشک چمن دیکھکر میرا دل باغ باغ ہوگیا اوسی طرح آغوش مین لیے ہوے مقام فرودگاہ مین لائی اور علی الصباح قافلے کے ساتھ وطن کیطرف روانہ ہوئی اور میرا شوہر بھی اس نعمت عظمیٰ اور موہبت کبریٰ سے بہت خوش ہوا جواب

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

حلیمہؓ سعدیہ سے روایت ہے کہ اثنائے راہ مین جو جو عجائب وغرائب دیکھنے مین آئے وہ طاقت بیان بشر سے باہر ہین از انجملہ یہ کہ جب مین ہمراہ قافلے کے مکے کی طرف چلی وہی دراز گوش جو کمال سست اور لاغر تھا چست وچالاک ہوکر سب سے آگے چلنے لگا اور کہتا تھا کہ اے زنان قافلہ مجھکو پروردگار عالم نے از سر نو

تعجیل تمام مکے کی طرف چلنے لگین اور میرا دراز گوش بسبب ضعف اور لاغری
کے چل نسکتا تھا ناگاہ ایک شخص دور سے ظاہر ہوا اور اوسکے ہاتھ مین ایک تازیانہ
نور کا تھا میرے دراز گوش پر جسبدم وہ تازیانہ مارا فوراً تیز اور رواں اور سمند صبا سی
ہمعنان ہوا پھر مجھسے کہا کہ اے حلیمہؓ مین تیرے ہمراہ ہون تاکہ بامر الٰہی شیطان
اور سرکشون کو تجھ سے دور رکھون القصہ حلیمہؓ سعدیہ راہ مین بہت عجائب و غرائب
واقعات ملاحظہ فرماتی ہوئین مکہ معظمہ مین داخل ہوئین اور وہان جاکر دیکھا کہ زنان
بنی سعد پہلے سے تمام اطفال اہل دول سے متموّل ہوئین حلیمہؓ کہتی ہین کہ مین ہر طرف
جستجو کرتی تھی اور کوئی لڑکا نہین ملتا تھا مین اوس وقت بہت پریشان اور صعوبت
راہ سے نہایت پشیمان تھی کہ ایک جوان باشوکت و شان جسکے چہرے سے ریاست
پیدا اور بشرے سے حشمت ہویدا تھی نمودار ہوا اور بآواز بلند پکارا کہ ای زنان بنی سعد
تم مین سے کوئی عورت باقی بھی ہے کہ کسی طفل کے طفیل بہرہ ور نہ ہوئی ہو مین اوسوقت
خوش ہوکر بولی کہ سب ایک ایک لڑکے سے فیضیاب اور بہرہ ور ہوئین مگر قبیلۂ
بنی سعد بن بکر سے مین ایک عورت البتہ باقی ہون اور ابھی تک کوئی فرزند ارجمند
نہین پایا جب حلیمہؓ نے نام پوچھا اوس مرد نے جواب دیا کہ میرا نام عبد المطلب
بن ہاشم سردار قریش ہے آے حلیمہؓ میرے گھر ایک دُر یتیم ہے محمدؐ نام رشک قمر
بے پدر کوئی عورت اوسکو بسبب یتیمی کے نہین لیتی کہ پسر یتیم کی کفالت مین سوائے
رنج و مشقت کے اور کچھ نفع نہین اب تو اگر اوس فرزند ارجمند کو قبول کرے تو
بہتر شاید کہ تو اونکی پرورش سے تونگر ہوجاوے یہ سنے اپنے شوہر سے مشورہ کیا اوسنے
کہا کہ ابھی جا اور اوس دُر یتیم دریاے سعادت کو اپنے ساتھ لا مبادا کوئی اور

اور کچھ کھانا میسر نہ ہوا اوسی اثنا مین میرے فرزند پیدا ہوا بھوک کی شدت سے
رات کو نیند نہ آئی ایک رات کمال ضعف اور سستی سے میری آنکھ لگ گئی تو
خواب مین کیا دیکھتی ہون کہ ایک آدمی نے مجھ کو اوٹھا کر ایک نہر مین کہ پانی اوسکا
دودھ سے سوا سفید اور برف سے زیادہ ٹھنڈا تھا غوطہ دیا اور کہا جسقدر پی سکتی ہی
خوب آسودہ ہوکر پی کہ تیرا حال شکستہ از سر نو تازہ اور تیرے دودھ مین برکت بے اندازہ
ہو حلیمہ کہتی ہین کہ مینے وہ پانی خوب سیر ہوکر پیا اور جسقدر پیتی تھی وہ شخص اور مبالغہ
کرتا تھا پھر اوس شخص نے کہا کہ اے حلیمہؓ تو اب بطحاے مکہ کی طرف جا اور ایک نور
روشن وہانسے اپنے ساتھ لا اور اس راز کو کسی پر ظاہر نکرنا پھر اوس شخص نے
ہاتھہ سینے پر مار کر کہا کہ کشادہ کریگا خداے کریم تیرا رزق اور جاری کریگا تیرا شیر حلیمہؓ
کہتی ہین کہ جب مین جاگی تو اپنا حال کچھ اور ہی پایا وہ بھوک اور تکلیف جو مجھپر طاری
تھی یکبارگی جاتی رہی شیرپستان مین جاری ہوا سب لوگ میرے ساتھہ کے
میرا یہ حال دیکھ کر حیران تھے اور سب قافلے والے پوچھنے لگے کہ اے حلیمہؓ
کل تو تو گرسنگی سے پریشان حال اور ضعف سے نڈھال تھی آج اس قدر
تر و تازہ اور مسرت بے اندازہ تجھکو کس سبب سے حاصل ہوئی مینے بسبب کہنے
اوس شخص کے اپنا راز کسی پر نکھولا الغرض جب قافلہ مکے کی طرف روانہ ہوا مین
بھی اپنے شوہر کے ساتھہ چلی منادی غیب نے ندا کی کہ اے گروہ خلائق آگاہ ہو
کہ خالق یکتا نے بسبب برکت اوس مولود کے جو قریش مین پیدا ہوا ہے اس
سال کو تمپر سہل اور آسان کیا ہے اے زنان بنی سعد دوڑو اور شتابی کرو اوس مولود
مسعود کے لینے مین زنان بنی سعد یہ مژدہ سنکر اپنے شوہرون سے مشورت طلب ہوئین اور

عذاب مین تخفیف پائی ہے تو خوشا حال اون مسلمانو کا کہ حضرت کے میلاد سے
مسرور ہووین اور موافق مقدور کے طعام اور نقد و جنس خرچ کرین روایت ہی
کہ سات دن حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی والدہ ماجدہ آمنہ رضی اللہ عنہا خاتون کا دودھ
پیا بعد اوسکے چند روز ثویبہ نے آپکو دودھ پلایا پھر یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی
حلیمہ سعدیہ کو ملی راوی لکھتا ہے کہ جب آپ پیدا ہوئے منادی غیب نے ندا
کی کہ زہے سعادت اوسکی جو آپ کو دودھ پلاوے اور خوشا نصیب اوسکے کہ یہ
دولت ابدی پاوے یہ سنکر تمام جن و انس خواہشمند دودھ پلانے کے ہوئے
چنانچہ غیب سے آواز آئی کہ اسواسطے باہم نزاع نکرو کہ خداوند کریم نے یہ دولت
روز ازل سے حلیمہ سعدیہ کو مرحمت فرمائی ہے الغرض حلیمہ سعدیہ نے بارادہ ازلی
بعد ثویبہ کے آپ کو دودھ پلایا اور تفصیل اس بیان کی یہ ہے کہ اون دنون مکے
کے سردارونکا یہ معمول تھا کہ اپنے بال بچون کو دودھ پلانے کے لیے اطراف و جوانب
کی دائیون کو سپرد کرتے تھے اور اوسمین یہ فائدے متصور تھے کہ اطراف مکہ مین
صفاے آب و ہوا اور میوون کی کثرت سے نشو و نماے اطفال بخوبی تمام ہوتا
تھا اور فصاحت و بلاغت و یہان کی زیادہ تر مشہور تھی اسلیے لڑکون کو پرورش
کے واسطے باہر کی دائیون کو سپرد کرتے تھے حلیمہ سعدیہ سے بروایت
ابن عباس منقول ہے کہ جس سال حضرت پیدا ہوئے قحط عظیم تھا چنانچہ
سبزہ باغون مین اور شیر پستانون مین باقی نہ رہا تھا مین اکثر اوقات صرف
برگ و گیاہ سے روزہ افطار کرکے شکر خدا بجا لاتی اور تین تین دن تک
دانہ پانی نہ پاتی تھی اور مین اوس ایام مین حاملہ تھی قریب سات دن کے قافلہ

اون انوار مین تامل کیا سو پالے مینے وہ انوار فرشتونکے کہ ایسی مجالس متبرکہ کے
لیے مقرر ہین اور مینے دیکھا کہ انوار ملائکہ سے انوار رحمت بھی ملے ہوے تھے درود شریف
عَلَى النَّبِيِّ التِّهَامِيِّ الْمَكِّيِّ الْمَدَنِيِّ الْعَرَبِيِّ الصَّفِيِّ النَّقِيِّ التَّقِيِّ الْحَفِيِّ الزَّكِيِّ مَعْدِنِ
الْحِلْمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُحْيِ الْعِظَامِ الرَّمِيْمِ الْعَظِيْمِ الْاِكْرَامِ اَطْهَرِ الْخَلَائِقِ
رَحْمَةِ الْعَالَمِ فَخْرِ الْاٰدَمِ شَهِيْدِ الْاُمَمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الرَّحِيْمِ الْعَمِيْمِ
الْخُلُقِ الْجَمِيْلِ الْوَاجِيْهِ الْحَمِيْدِ الْكَرِيْمِ الْاَكْرَمِ اَعْظَمِ الْخُلُقِ جَمِيْلِ الشِّيَمِ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى مُكَرَّمٍ كَافَّةِ الْاَنَامِ الظَّهِيْرِ النَّصِيْرِ لِلْخَاصِّ وَالْعَامِّ مَلِيْحِ الْوَجْهِ
فَصِيْحِ الْكَلَامِ جَوَامِعِ الْكَلِمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ رَحْمَةٍ
لِلْعَالَمِيْنَ خَاتَمِ الْمُرْسَلِيْنَ شَرِيْفِ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ اِمَامِ الْعَارِفِيْنَ بَحْرِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمِ
يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى رَاحِمِ الْمَسَاكِيْنِ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ حَبِيْبِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ مُعَظَّمِ رُوْحِ الْاَمِيْنِ
خُلُقُهُ قُرْاٰنُ الْعَظِيْمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى الْمُدَّثِّرِ الْمُطَهَّرِ الْمُعَظَّمِ الْمُفَخَّمِ صَاحِبِ الْجَاهِ
وَالسَّنَاءِ مَعْدِنِ الْوَفَاءِ مَخْزَنِ الْعَطَاءِ وَالنَّعْمَاءِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ عَلَى خَاتَمِ الْاَنْبِيَاءِ
اِمَامِ الْعُرَفَاءِ مَعْدِنِ الصَّفَاءِ مَخْزَنِ الشِّفَاءِ مُقْتَدَى الشُّهَدَاءِ دَافِعِ الْاَلَمِ يَا رَبِّ صَلِّ وَسَلِّمْ

بیان رضاعت یعنی شیر خوار کی روایت ہی کہ جب محبوب خدا نے اپنے قدم

پاک سے فرش خاک کو ممتاز فرمایا پہلے ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے آپکو دودھ پلایا جسنے
مژدہ ولادت شریف کا ابولہب کو پہونچایا تھا اور ابولہب نے بسبب خوشی میلاد شریف
کے اوسکو آزاد کیا تھا اور حکم دیا تھا کہ آپکو دودھ پلائے حقتعالی نے خوشی میلاد کے بدلے
ابولہب سے دوشنبے کے دن عذاب موقوف کیا مسلمانو ابولہب سا کافر کہ جسکے حال پر سورۂ تبت
قرآن شریف مین آئی ہی جبکہ حضرت کے تولد کی خوشی کے سبب اوسنے بھی دوشنبے کے دن

فرمایا خدائے تعالیٰ نے حرام کیا ہے بدن انبیا کا زمین پر ابو نعیم نے حلیہ مین روایت
کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار درود بھیجے
مجھپر جمعے کے دن آویگا قیامت کے دن اور اوسکے ساتھہ ایسا نور ہوگا جو ساری
خلق پر اگر تقسیم کیا جاوے تو سب کے لیے بس ہو یعنی سب کو نورانی کردے اور دیلمی
نے روایت کی کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا جو شخص سو بار
درود بھیجے مجھپر جمعے کے دن اوسکے اسی برس کے گناہ بخشے جاوینگے بیہقی نے
روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم دیا بہت درود بھیجنے
کا شب جمعہ اور روز جمعہ کو اور شفا مین ابن شہاب سے روایت ہے کہ جناب رسول اللہ
صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا بہت درود بھیجو مجھپر روشن رات اور روشن دن مین یعنی
شب جمعہ اور روز جمعہ مین ماہ ربیع الاول مین اور روز دوشنبہ مین اور روز ولادت
شریف یعنی ۱۲ ربیع الاول مین بالخصوص محفل میلاد شریف مین بکثرت درود پڑھے
اسواسطے کہ ماہ موصوف اور روز دوشنبہ اور تاریخ ولادت شریف کو علاقہ ہے
ذات بابرکات سے اور ہر چیز جسکو علاقہ ہو ذات بابرکات سے بوقت ادراک
اوسکے درود پڑھنا مستحب اور طریقہ سلف صالحین کا ہے شاہ ولی اللہ محدث نے
فیوض الحرمین مین لکھا ہے کہ مین مکہ معظمہ مین تھا مکان میلاد شریف مین ہر روز ولادت
شریف اور لوگ درود بھیجتے تھے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر اور بیان
کرتے تھے آپکے معجزات کا جو بوقت ولادت ظاہر ہوئے تھے اور حالات ماقبل
نبوت کے سو مینے دیکھا کہ ایکبارگی انوار بلند ہوے مین نہین کہہ سکتا کہ مینے دیدۂ جسیم
سے دیکھا یا دیدۂ روح سے خدا جانے کیا حال تھا درمیان اسکے اور اوسکے سو مینے

کہ ہرچند کافرون نے چاہا کہ مہر نبوت کو شانہ مبارک سے مٹا دین لیکن کلمے کی برکت سے مٹا نہ سکے اسیطرح جو شخص امت محمدی مین سے کلمہ طیبہ کو نقش دل کریگا شیطان لعین تا دم مرگ اوسکے لوح دل سے بھی مٹا نہ سکے گا روایت ہی کہ جب آپ پیدا ہوئے ایک رات اور ایک دن تک تمام بادشاہان روی زمین کی جو بت پرست تھے زبان گنگ رہی اور نطق و بیان سے عاری رہی نوشیروان کے محل ہلگئے چودہ کنگرے اوسکے گر پڑے اسمین یہ اشارہ تھا کہ اوسکی اولاد مین چودہ آدمی بادشاہ ہونگے اور ایسا ہی ہوا اور دریا ساوا کا خشک ہوگیا اور صحرا سماوہ کا دریا جو ہزار برس سے خشک تھا اوس مین پانی جاری ہوگیا اسمین یہ اشارہ تھا کہ دریا کفر کے اب خشک ہوجائینگے اور دریاے اسلام تا قیام قیامت جاری رہینگے آتشکدہ فارس کہ ہزار برس سے گرم تھا اوسکی آگ بجھ گئی اور بازار آتش پرستون کا سرد ہوگیا

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْن	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْن

مسلمانو جس وقت کہ نام محمد صلے اللہ علیہ وسلم کا سنو مناسب ہے کہ اوسوقت جان و دل سے درود نامحدود پڑھو چنانچہ جناب رسالت مآب نے ارشاد فرمایا ہی کہ تم مین سے بخیل تر وہ شخص ہے کہ جسکے سامنے میرا نام لیا جاوے اور وہ درود نہ پڑھے اور جو شخص مجھ پر ایک بار درود پڑھتا ہے میرا پروردگار اوسپر دس بار درود بھیجتا ہے امام احمد اور ابوداؤد اور نسائی نے روایت کی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ افضل ایام تمھارے سے دن جمعہ کا ہے سو بکثرت درود بھیجو مجھپر اس دن مین کہ تمھارا درود میرے سامنے پیش کیا جاتا ہی صحابہ نے عرض کیا کہ آپکے سامنے کیسے پیش کیا جاویگا جب آپ خاک ہوئے ہونگے آپ نے

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

آمنہؓ فرماتی ہین کہ جس وقت اوس آفتاب مکرمت نے مطلع وحدت سے طلوع فرمایا یعنے تین آدمیون کو اپنے گھر مین پایا ایک ابریق نقرہ دوسرا طشت زمردین تیسرا حریر سفید لیے تھا آپ کو اوس طشت مین بٹھلایا اور سات بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور ایک انگوٹھی نکالی اور درمیان دونون شانون کے مہر کی اور اوسی وقت چند باتین آپکو تلقین فرمائین کہ وہ مطلق میری سمجھ مین نہ آئین اور چشم سرمہ گین کو بوسہ دیکر کہا کہ بشارت ہو تم کو اے محمدؐ کہ تمھین علم اولین و آخرین اور کمالات ظاہری و باطنی اور کلید خزانہ نصرت اور مرتبہ شجاعت و ہیبت مرحمت ہوا صفیہ بیبیؓ عبد المطلب کی یعنے پھپی حضرتؐ کی فرماتی ہین کہ حضرتؐ کے تولد کے بعد ایسا نور پیدا ہوا کہ تمام گھر اوس نور سے نورانی ہوگیا اوسکی روشنی مین کئی چیزین عجیب و غریب مینے دیکھین پہلی یہ کہ حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے سجدہ کیا اور آہستہ آہستہ فرمایا یا رب امتی امتی دوسری نور اوس شمع شبستان قدس کا نور چراغ پر غالب کے کھائی دیا تیسری مینے چاہا کہ آپکو نہلاؤن غیب سے آواز آئی کہ اس گوہر درج یکتائی اور اختر برج دلربائی کو ہمنے شستہ اور پاک بھیجا ہے چوتھی آپ ناف بریدہ اور ختنہ کیے ہوئے پیدا ہوئے ارباب تواریخ نے اس مقام مین یہ رمز لکھی ہے کہ اسمین حکمت الٰہی یہ تھی کہ کوئی متنفس ہمارے محبوب کی زینت دینے مین شریک نہ ہو وے اسواسطے کہ مصرعہ حاجت مشاطہ نیست روئے دل آرام را ہے پانچوین شانہ مبارک پر مہر نبوت ستارہ صبح سے روشن تر دیکھی جسمین بخط نورانی لکھا تھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ راوی لکھتا ہے

جلوۂ خالقِ یکتا بہ سراپا داری
من چگویم کہ چہا اے گلِ رعنا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

روے زیبا و قیامت قدِ بالا داری
اثرِ معجزِ عیسےٰ لبِ سخنہا داری

غیرتِ سنبل تر زلفِ چلیپا داری
یوسفے و دلِ عالم چو زلیخا داری

حسنِ یوسف دمِ عیسےٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

بود پیوستہ ثنا خوانِ کلامِ تو کلیمؑ
عاشقِ حسن و جمالِ تو خداوندِ کریم

سنبل باغ گرفتست ز زلفِ تو شمیم
خضر و الیاس کنند وصفِ تو با صد تعظیم

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

انبیا از سرِ زلفِ تو پریشان ہستند
خمِ زلفِ تو کشادند دل و جان بستند

در غمِ عشقِ تو از قیدِ خودی وارستند
جملہ در ذاتِ تو از روزِ ازل پیوستند

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

حق بتو عاشق و معشوقِ جہانی ای گل
عالمے داغ بدل از تو بر نگِ بلبل

ای رخت گل دہنت غنچہ و زلفت سنبل
دیگران جزوِ تو ہستند ترا دانم کل

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خضر در وادیِ عشقِ تو بصد تشنہ لبے
میکند وصفِ رخِ پاکِ تو اے مطلبے

انبیا راست بتو چشمِ شفاعت طلبے
نیست از روزِ ازل تا بابد چو تو نبے

حسنِ یوسف دمِ عیسیٰ یدِ بیضا داری
انچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری

خاک کوی تو عجب صندل و دردِ سر ہاست
کہ بآن خاکِ جبین سائیِ عالم زیباست

خاکی و تکیہ گہش کرسی و عرشِ اعلاست
صوفی خستہ ہمیگوید و این نکتہ بجاست

بسبب ہمت تیری کے اور حق تعالیٰ نے فرمایا اِشْهَدُوْا یَا مَلَائِکَتِیْ اِنَّ حَبِیْبِیْ لَا یَنْسٰی اُمَّتَهٗ عِنْدَ الْوِلَادَةِ فَکَیْفَ یَنْسَاهَا یَوْمَ الْقِیَامَةِ یعنی گواہ رہو اے فرشتو کہ دوست میرا نہ بھولا اپنی امت کو ولادت کے وقت پھر کیونکر بھولیگا وہ قیامت کے دن اور جسوقت حضرت پیدا ہوئے سجدہ کیا اور انگشت شہادت آسمان کی طرف اوٹھائی اور امت عاصی کی مغفرت چاہی بعد اوسکے ایک سفید ابر آسمان سے اوترا اور حضرت کو آغوش مین لیکر غائب ہوگیا منادی غیب ندا کرتا تھا کہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو چار حد عالم مین پھراؤ اور سب کو اونکا جمال جہان آرا دکھاؤ تاکہ ساری مخلوقات اونکو نام اور صورت سے پہچانے اور موالید انبیا مین پہونچاؤ کہ اونکے واسطے دعاے برکت کرین اور سب کو معلوم ہو کہ جو جو کمالات ظاہری و باطنی اور مراتب صوری و معنوی سب انبیا کو جدا جدا مرحمت ہوی تھے وہ تمام و کمال آپکی ذات معدن صفات مین موجود ہین چنانچہ خلافت آدمؑ شجاعت نوحؑ معرفت شیثؑ خلت ابراہیمؑ لسان اسماعیلؑ رضاے اسحاقؑ فصاحت صالحؑ بشارت یعقوبؑ حسن یوسفؑ کلام موسےٰؑ تحمل ہارونؑ صبر ایوبؑ صوت داؤدؑ عبادت یونسؑ جہاد یوشعؑ عصمت یحییٰؑ حکمت لقمانؑ حسب دانیالؑ وقار الیاسؑ کرم عیسیٰؑ سوا اسکے اور بھی کمالات ظاہری و باطنی جو مخصوص آپکی ذات والا صفات کے واسطے روز ازل سے امانت رکھے تھے اور کسی نبی مرسل کو عنایت نہوی تھے سو وہ بھی خالق یکتا نے آپ کی ذات بے ہمتا مین تفویض فرمائے مسدس

حسن یوسفؑ دم عیسیٰؑ ید بیضا داری	آنچہ خوبان ہمہ دارند تو تنہا داری
زلف مشکین تن سیمین لب گویا داری	چشم نرگس رخ تابان قد بالا داری

تمام عالم شمع اسلام سے روشن اور پرنور ہوا اوس گھڑی ذرے ذرے کی زبان پر تہنیت اسلام اور ہر جڑی بوٹی سرگرم درود وسلام تھی ؛

السّلام ای کویتو دار الشفا	السّلام ای رویتو بدر الدجا	السّلام اے چارۂ درد جگر
السّلام ای بادشاہِ بحر و بر	السّلام ای لعل تو آبِ بقا	السّلام ای خضرؑ و عیسیٰؑ ار دوا
السّلام ای خسروِ ای لقب	السّلام ای ماہِ تابانِ عرب	السّلام اے باغِ عالم را بہار
السّلام ای رحمتِ پروردگار	السّلام ای شمسِ کل انسان نورِ حق	السّلام ای ناظرِ منظورِ حق

آمنہؓ فرماتی ہین کہ جس وقت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے ایک نور مجھکو دکھائی دیا جس سے میرا سارا گھر روشن ہوگیا حتےٰ کہ اوسکی روشنی مین مینے شام کے محل دیکھے بعد اوسکے کچھ عورتین خوبصورت معلوم ہوئین اونھین دیکھکر مجھکو حیرت ہوئی اور پوچھنے لگی کہ تم کون ہو اونھون نے جواب دیا کہ ای آمنہؓ تم ہمسے مت ڈرو ایک بولی کہ مین حوّا ام البشر ہون دوسری نے کہا کہ مین سارا اسحاق کی مادر ہون تیسری بولی کہ مین ہاجرہ اسماعیلؑ کی مان ہون چوتھی کہنے لگی کہ مین آسیہ مزاحم کی بیٹی ہون حوّا کے پاس سونیکا طبق اور سارا کے پاس ابریق نقرہ آب کوثر سے بھرا ہوا تھا اور ہاجرہ کے پاس عطر بہشتی تھا اور آسیہ کے پاس سبز مندیل تھی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو اوس طشت مین بٹھلایا اور تین بار نہلایا اور وہ حریر سفید پہنایا اور مندیل سر پر باندھکر عطر بہشتی لگایا جسکی خوشبو سے میرا سارا گھر معطر ہوگیا بعد اوسکے میری گود مین دیا پھر حضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اوسی وقت سجدہ کیا اور فرمایا یا ربّ ھب لی اُمّتی یعنی اے پروردگار بخش تو واسطے میرے میری امت کو غیب سے آواز آئی کہ محبوب میرے بخشا مینے تیری امت کو

ناگہان ایک مرغ سفید نے اپنے بازو میرے سینے پر ملے کہ وہ خوف و خطر مجھسے دور ہوا مگر تشنگی معلوم ہوئی کسی شخص نے ایک پیالہ شربت کا جو دودھ سے زیادہ سفید تھا میرے ہاتھ مین دیا اور مبالغہ کیا کہ خوب آسودہ ہوکر پی مینے خوب آسودہ ہوکر پیا بعد اوسکے مینے سنا کہ وہی جوان کہتا ہے اُظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْمُرْسَلِیْنَ اُظْهَرْ یَا سَیِّدَ الْعَالَمِیْنَ اُظْهَرْ یَا خَاتَمَ النَّبِیِّیْنَ اُظْهَرْ یَا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ فَظَهَرَ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ کَالْبَدْرِ الْمُبِیْنِ الحاصل بارھوین ربیع الاول کو دوشنبے کے دن وقت صبح صادق وہ شمع شبستانِ قدم نور بخش کاشانۂ حدوث ہوا یعنی احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثنا نے پیدا ہوکر اپنے جمال جہان آرا سے فرشِ خاک کو منور اور گیسوی عنبر فشان کی خوشبو سے دماغ اہل عالم کو معطر فرمایا بیت

اوٹھو وقتِ تعظیم احمد ہے یہ	بیان ظہورِ محمد ہے یہ

تولد ہوئے بادشاہِ رُسل	تولد ہوئے مظہرِ جزو و کل	تولد ہوئے شاہ دنیا و دین
تولد ہوئے خاتم المرسلین	تولد ہوئے گوہرِ درجِ حق	تولد ہوئے اخترِ برجِ حق
تولد ہوئے بحرِ جود و کرم	کریم السجایا جمیل الشیم	تولد ہوئے سروِ باغِ ہمم
نبی الورا یا شفیع الامم	تولد ہوئے خسروِ دو جہان	تولد ہوئے شاہ کون و مکان
تولد ہوئے یکسوں کے رفیق	تولد ہوئے غمزدوں کے شفیق	تولد ہوئے سید الانبیا
تولد ہوئے سرورِ اصفیا	تولد ہوئے چارۂ دردِ دل	تولد ہوئے کاشفِ غش و غل
تولد ہوئے شاہِ عالیمقام	علیہ الصلوٰۃ و علیہ السلام	سبحان اللہ اوس شہنشاہ

زمین و زمان نے آج باغ جہان کو اپنے قدم پاک سے شاداب فرمایا ہے کہ جسکی شان مین وَمَآ اَرْسَلْنٰكَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ آیا ہے کفر یکسر زمانے سے دور ہوا

آمنہ آپ کی والدہ فرماتی ہین کہ جسوقت مین حاملہ ہوئی تو کچھ بوجھ مجھ کو مثل
عورتون کے معلوم نہ ہوا اور کچھ علامت مجھپر ظاہر نہ ہوئی جب چھ مہینے مدت
حمل کے گذر گئے درمیان خواب اور بیداری کے کوئی شخص مجھ سے کہتا تھا کہ تو
حاملہ ہوئی سید الانبیا سند الاصفیا محمد مصطفی صلے اللہ علیہ وسلم سے آمنہ فرماتی
ہین کہ اوسی روز سے مجھکو یقین ہوا کہ مین حاملہ ہون اور جب وقت ولادت قریب
ہوا وہی شخص آیا اور مجھ سے کہا کہ تو کہہ اُعِیْذُہٗ بِالصَّمَدِ الْوَاحِدِ مِنْ شَرِّ کُلِّ
حَاسِدٍ یعنی پناہ پکڑتی ہون مین اور سونپتی ہون مین اوسے خدا کو ہر دشمن کی
برائی سے اور کہا اوس شخص نے کہ محمدؐ نام رکھیو اور توریت اور انجیل مین اونکا
نام احمدؐ ہے راوی لکھتا ہے کہ جب آمنہ کو دروزہ معلوم ہوا تنہائی سے
گھبرا کے جناب الٰہی مین رجوع کی اور کہنے لگین کہ کاش بیٹیان عبد مناف کی
اسوقت میرے پاس ہوتین اتنے مین کیا دیکھتی ہین کہ کچھ عورتین خوبصورت جنکے
گال برنگ گل اور گیسو مانند سنبل تھے اسقدر حاضر ہوئین کہ سارا گھر بھر گیا اور
وہ عورتین کہتی تھین کہ ہم حوران خلد برین ہین خدا تعالی نے ہمکو بہشت سے
تمھاری خدمتگاری کے واسطے بھیجا ہے اور عثمان بن ابی العاص اپنی ماں سے
روایت کرتے ہین کہ مین تولد کے وقت آمنہ کے پاس حاضر تھی کیا دیکھتی ہون
کہ تارے آسمان کے زمین کی طرف جھکے آتے ہین اور اسقدر نزدیک ہو گئے
تھے کہ مین جانتی تھی کہ میرے سر پر گر پڑینگے اور یہ حال تارون کا اوس ماہ
برج دلبری کے شوق دیدار مین تھا آمنہ کہتی ہین کہ بعد اوسکے ایک آواز
دہشت ناک میرے کان مین آئی کہ جسکو سنکر مین بہت گھبرائی اور خوف معلوم ہوا

نصب کردے اور مبارکباد دے اہل زمین کو کہ آجکی رات نور محمدی نے رحم مادر
مین قرار پایا بہترین پیغمبر بہترین امت کے اوپر آیا خوشا نصیب اوس امت کا کہ
محمد سا پیغمبر پاوے اور زہے تقدیر اوس شخص کی کہ محمد کے اوپر ایمان لاوے اور
کیا ہووے کہ فرش زمین نور ایمان سے اسقدر پر نور ہو کہ ظلمات کفر یک لخت عالم سے
دور ہو راوی لکھتا ہے کہ جس رات کو نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم رحم آمنہ مین
آیا صبح کو تمام بت روے زمین کے گر پڑے اور تخت شیاطین اوندھے ہو گئے سارے
گھر دنیا کے روشن اور منور ہوئے نور توحید نے عالم کو گھیر لیا زنان قریش سے
دوسو عورتین اس حسد سے مر گئین کہ یہ دولت ابدی اور سعادت سرمدی
آمنہ خاتون کو ملی آبلیس چالیس رات دن جبل ابو قبیس پر بحالت خراب
مبتلاے عذاب ہو کر وامصیبتا واویلا کرتا رہا لات و منات پامال اور سارے
شیاطین خراب حال ہوئے اوس رات کو وحوش و طیور آپس مین نغمہ سنج سرور
نزدیک و دور تھے دریا کے جانور بولنے لگے کہ آجکی رات گوہر نور محمدی نے
صدف رحم آمنہ مین قرار پکڑا جتنے بیزبان تھے اونکو زبان ملی اور سب نے ایک دوسرے
کو بشارت دی کتاب روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ آمنہ خاتون کے حاملہ ہونے
سے پہلے اہل قریش بلاے قحط سالی مین مبتلا تھے چنانچہ درخت باغون کے خشک
اور سارے چارپاے دبلے ہو گئے تھے جسوقت آپکی والدہ حاملہ ہوئین خوب پانی
برسا یہانتک کہ درخت خشک شاداب اور باغ خزان دیدہ سرسبز و سیراب ہوے حضرت
نے حضرت کے قدم کی برکت سے قحط عظیم دور فرمایا اور اہل قریش کو خوش و مسرور کیا

پرتوِ نورِ محمدؐ ہمہ جا جلوہ گرست | ذرّہ گشت ست مثالِ مہِ انورِ امشب
بنگر از بادِ بہاری گلِ دیگر بشگفت | خارِ خشک ست برنگِ گلِ احمرِ امشب
یا دو دندانِ کسے آبِ بکارم آورد | کہ سخن در دہنِ من شدہ گوہرِ امشب
زلف بکشاد مگر ماہِ من امشب کہ صبا | آید از کوچۂ او سخت معطرِ امشب
دیگرش حسنِ گلو سوزِ تو حیرت افزود | صوفی ما چہ کشد نالۂ دیگرِ امشب

راوی لکھتا ہے کہ اوس رات کو بارگاہ رب الجلیل سے حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ تمام عالم کو با نوار قدس منور آورد ماغ اہل عالم کو بعطریات جنت معطر کرے رضوان دروازے بہشت برین کے کھولکر جارون طرف ہمارے محبوب کا مژدہ پہونچاوے ہر ایک غنچہ وگل خوشی کے مارے اپنے جامے مین پھولا نہ سماوے چشم نرگس بہشت برین کو سرمہ نور سے بینا کرے تاکہ وہ بھی ہمارے محبوب کا نور جو اس رات تمام عالم کو روشن کر رہا ہے دیکھے ہر ایک درخت سرو قد کھڑا رہکر تعظیم بجالاوے ڈالی ڈالی سلام کرنے کے واسطے جھک جاوے تا پتا پتا ہوائے شوق سے وجد کرتا رہے ہر ایک پھول اپنے ہی رنگ و بو پر والہ و شیدا رہے بہشت برین کی ہر ایک روش پر فرش تجلیات بچھا کر پر نور کرین حوران خلد برین یک لخت بہجت و سرور کرین مالک دروازے دوزخ کے بند کرکے قفل لگادے کہ آجکی رات ہماری رحمت محمدؐ کی امت پر بیکران ہے اور محمدؐ آجکی رات بپشت پدر سے رحم مادر مین آتا ہے جسکی خوشی مین زمین و آسمان ہے ملائکہ کی زبان پر باہم مبارکباد ہے اہل عالم کا آجکی رات دل شاد ہے اسی طیاری مین حضرت جبرئیلؑ کو حکم ہوا کہ اے روح الامین تو ایک علم سبز محمدی بہشت برین سے لے اور خانہ کعبہ پر جاکر

حسن کردار اور مکارم اخلاق اور محاسن اعمال اور شمائل مطبوع اور حرکات موزون
مین ایسے مشہور تھے کہ خوبان قریش مین ممتاز اور خوبی ورعنائی وفصاحت کلام
ودلربائی مین سرفراز تھے نور کوکب محمدی انکی طلعت زیبا سے ظاہر اور شعاع آفتاب
رسالت احمدی انکے چہرہ پر انوار سے باہر تھا جس طرف کو یہ یوسف وقت گذرتے
زنان قریش انکے جمال جہان آرا پر مثل زنان مصر شیفتہ اور فریفتہ ہوتی تھین
جب کہ عبد المطلب کو اس حال کی خبر ہوئی عبد اللہ کا نکاح بہ تعجیل تمام آمنہ کے
ساتھہ باندھا تاکہ محافظت نور محمدی کما حقہ عمل مین آوے نقل ہے کہ عبد اللہ
جسدم بتخانے کی طرف جاتے تھے آواز آتی تھی کہ اے عبد اللہ زینہار ہمارے قریب مت آ
کسواسطے کہ نور پیغمبر آخر الزمان تیری پیشانی سے جلوہ افروز ہی اور سبب ہماری ہلاکت کا ہوگا

بیان کو تولد شریف

معارج النبوۃ اور روضۃ الاحباب مین لکھا ہے کہ وہ نور متبرک بارھوین تاریخ
جمادی الاخرے شب جمعہ کو عبد اللہ آپ کے پدر بزرگوار سے منتقل ہو کر حضرت
کی والدہ ماجدہ آمنہؓ کو تفویض ہوا اسی سبب امام احمد بن حنبل رضی اللہ عنہ نے
شب جمعہ کو فاضلتر لیلۃ القدر سے لکھا ہے کیونکہ جو خیرات اور برکات اور
کرامات اور سعادات اس رات مین تمام عالم پر خدای تعالی نے نازل فرمائے
کسی اور رات مین تا روز قیامت نازل نہونگے اور اسی سبب شب میلاد
خیر البشہ شب قدر سے بھی بہتر اور افضلتر قرار پائی غزل

شب قدرست زمیلاد پیمبر امشب	سرمہ نور کشد دیدہ اختر امشب
مژدہ اے دل کہ مسیحا نفسے می آید	کہ دمد جان بہ مسیحا و سکندر امشب

اپنے تئین دیکھکر لغمہ سنجی شروع کی بیت بصورتے تو نگارے نہ آفریدہ خدا ٭
ترا کشیدہ و دست از قلم کشید خدا ٭ پھر اوسی نور سے ارواح انبیاے مرسلین
اور آسمان و زمین اور ملائکہ اور عرش و کرسی رات دن چاند سورج بنائے
بعد اوسکے جبرئیل امین کو حکم ہوا کہ مع گروہ ملائکہ زمین پر جاوے اور ایک مشت
خاک زمین سے لاوے جبرئیل امین بحکم رب العالمین زمین پر آئے اور ایک مشت
خاک مقام قبر صاحب لولاک سے لائے پھر اوس خاک کو عطریات قدس سے
معطر کرکے نور محمدی سے منور کردیا اور وجود باجود اوس سلطان دو جہان
نبی آخر الزمان کا مرتب کیا الحاصل وہ گوہر باصفا قبل خلقت کالبد آدم علیہ السلام
سے چند مدت تک برنگ قندیل نورانی ساق عرش سے معلق رہا جبکہ حضرت
آدم علیہ السلام کا قالب خاکی بنکر طیار ہوا کارکنان قضا و قدر نے اوس نور مطہر کو
پیشانی آدم مین امانت رکھا اور رفتہ رفتہ وہ نور تمام اعضاے بدن آدم مین
سرایت کرتا رہا یہان تک کہ سارا بدن آدم علیہ السلام کا اوس نور سے نورانی ہوگیا
اوسوقت خداوند غفور نے واسطے تعظیم اوسی نور کے ملائکہ کو سجدے کا حکم فرمایا
چنانچہ سب فرشتون نے بارادۂ ازلی اوس نور کو سجدہ کیا اور شیطان مقہور بارگاہ
لم یزلی ہوا القصہ وہ نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم پیشانی آدم سے درجہ بدرجہ اور
مرتبہ بمرتبہ منتقل ہوکر عبد مناف اور اوسنے بنی ہاشم اور بنی ہاشم سے عبد المطلب اور
عبد المطلب سے عبد اللہ آپ کے پدر بزرگوار کو مرحمت ہوا جواب

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

راوی لکھتا ہے کہ عبد اللہ آپ کے پدر بزرگوار خجستہ اطوار لطف گفتار و

سجدہ کیا اور الحمد للہ کہا پھر اوس نور کے خداوند تعالیٰ نے چار حصے کیے ایک حصے
سے عرش دوسرے سے کرسی تیسرے سے لوح چوتھے سے قلم بنا کر حکم کیا کہ لکھ اے
قلم قلم نے عرض کیا کہ کیا لکھون مین اے رب میرے حکم ہوا کہ لکھ توحید میری قلم نے
نہایت ادب کے ساتھ چار سو برس مین لوح پر لکھا لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ جس وقت یہ
لکھا پھر فرمان ہوا کہ لکھ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ قلم نے جسوقت نام نامی اور اسم گرامی جناب
خواجۂ کائنات علیہ الصلوات کا لکھا ہزار برس تک قلم سر بسجدہ رہا پھر سر اوٹھا کر کہا
اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ حقتعالیٰ نے اپنے حبیبؐ کی
طرف سے آپ ہی جواب دیا وَعَلَیْکَ السَّلَامُ وَعَلَیْہِ مِنِّی الرَّحْمَۃُ بعد اوسکے حکم
ہوا کہ لکھ دستور العمل اور روزنامچہ سب امتون کا چنانچہ اوس منشی دیوان قضا نے
آدمؑ اور نوحؑ اور ابراہیمؑ کی امت سے لیکر امت موسیٰؑ اور عیسیٰؑ کے حق مین لکھا کہ جو
کوئی خداوند تعالیٰ کی فرمانبرداری بجا لائیگا بہشت مین جائیگا اور جو کوئی نافرمانی کریگا
دوزخ پائیگا اسی طرح قلم چاہتا تھا کہ اس امت محمدی کے حق مین بھی ایسا ہی کچھ
لکھے غیب سے آواز آئی لَا تَدَّبْ یَا قَلَمُ لَا تَدَّبْ یَا قَلَمُ یعنی ادب کر اے قلم ادب کر
اے قلم قلم یہ خطاب باعتاب سنکر شق ہو گیا اور ہزار برس تک کانپا کیا پھر اوس مین
ید قدرت سے قط لگا اور حکم ہوا کہ لکھ اُمَّۃٌ مُّذْنِبَۃٌ وَّرَبٌّ غَفُوْرٌ بِحَقِّ حَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی یہ امت گنہگار ہے اور اسکا بخشنے والا پروردگار ہے
طفیل اپنے محبوب محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے پھر اوس نور سرمایۂ سرور کو بصورت
ایک مرغ زرین بال کے شاخ درخت پر بٹھا کر آئینہ چہار رو برو رکھا جسوقت کہ اوس
مرغ فرخ فال نے اپنی صورت بمثال اوس آئینہ پر صفا مین دیکھی کمال شکیل وجمیل

بیان پیدائش نور محمدی صلی اللہ علیہ وسلم

کتاب معارج النبوۃ مین لکھا ہے کہ جب حضرت جبرئیل علیہ السلام کو خلعت وجود مرحمت ہوا اونھون نے عرض کیا کہ خداوندا تو نے مجھسے بھی پہلے کسیکو پیدا کیا ہے یا نہین ارشاد ہوا کہ اوپر دیکھو جب اوپر دیکھا تو ایک نور پر سرور نظر آیا اور چار نور اوسکے یمین ویسار دکھائی دیے حضرت جبرئیل علیہ السلام اوس نور کو دیکھتے ہی اوسپر شیفتہ وفریفتہ ہوگئے اور عرض کیا کہ پروردگار یہ نور کسکا ہے حکم ہوا کہ اے جبرئیل یہ نور ہمارے حبیب محمد مصطفیٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے کہ پہلے جمیع موجودات کی خلقت سے پیدا کیا ہے اور یہ چار نور جو اوسکے گرد ہین اوسکے چار یار ہین کہ وہ اوسکے مونس وغمگسار ہونگے **بیت**

کمال صنعتِ ایجادِ سرمدی بشنو	بیانِ خلقتِ نورِ محمدی بشنو

راویانِ راست گفتار اور ناقلانِ نجستہ آثار نے لکھا ہے کہ اوّلین مخلوقات ذات بابرکات احمد مجتبیٰ محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی ہے چنانچہ حدیث صحیح مین وارد ہے اَوَّلُ مَا خَلَقَ اللّٰہُ نُوْرِیْ یعنے سب سے پہلے جو چیز خدا نے پیدا کی وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے اور یہ بات باتفاق جمہور ثابت ہے کہ خدا نے اپنے نور سے نور محمد صلی اللہ علیہ وسلم پیدا کیا ہے اور اوسی نور سے تمام موجودات کو پیدا کیا ہے اور ایک آئینۂ خدانما بنا کر چاہا کہ اوسمین اپنا جمال باکمال دیکھے اسیواسطے اپنے نور سے ایک حصہ کو مخصوص بنظر خلقت فرما کر ارشاد کیا کہ کُنْ مُحَمَّدًا یعنی ہوجا اے نور محمدؐ اوس سرایزدیچون نے بموجب حکم کُنْ فَیَکُوْنُ کے مثل ستون حجاب عظمت تک بلند ہوکر نہایت ادب اور تعظیم سے جبین انکساری زمین فرمانبرداری پر رکھکر

مشرف ہوئی تو یہ سلامتی حضور کی میرے داغ جگر کے واسطے مرہم کافور سے بھی بہتر ہے یار وایک عورت کا تو آپ کے عشق مین یہ حال کہ آپکے سلامت رہنے پر تمام گھر کے شہید ہو جانے کا کچھ خیال نہ ہو وائے اوپر حال اون مردون کے کہ اس قدر بھی آپ سے محبت نرکھین اور سوا اسکے چوب خشک کی فریاد وزاری جو آپ کے فراق مین تھی مشہور ہے چنانچہ مولانا روم فرماتے ہین مثنوی

اُستنِ حنانہ از ہجر رسولؐ	نالہ میکردی چو ارباب عقول	گفت پیغمبر چہ خواہی ای ستون
گفت جانم در فراقت گشت خون	مسندت من بودم از من تاختی	بر سر منبر تو مسند ساختی
گفت خواہی کہ ترا نخلے کنند	شرقی و غربی ز تو میوہ چنند	یادران عالم حقت سرسبز کند
کہ تر و تازہ بمانے تا ابد	گفت آنخواہم کہ دائم شد بقاش	بشنوای غافل کم از چوبی مباش

اے عاشقان محمد جب کہ شجر حجر کو آپ سے یہ ولولہ محبت ہووے تو انسان کہ اشرف المخلوقات ہے اگر آپ کے عشق مین جان تک دے ڈالے تو ادنی سی بات ہے غزل

اے علم فدا برخ جانفزائے تو	صد سجدہ فرض عین بہر نقش پائے تو
عاشق رقیب را نہ پسند و بجائے خویش	بنید چگونہ سایہ بقدّت خدائے تو
ذاتِ تو ہست باعثِ تخلیق دو جہان	در ہر و ذرّہ ہست نمایان ضیائے تو
چون از رخِ تو نورِ خدا ہست جلوہ گر	بیگانہ از خدا نہ بود آشنائے تو
موسیٰ بطور رفت ہمینست اوج او	بر لامکان و عرش معلی است جائے تو
دلہا مقید ست بدامِ تو از ازل	کونین بستہ است بزلف رسائے تو
از آبِ وصل خویش دوا کن کہ ہر نفس	آتش زند بسینۂ صوفی ہوائے تو

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

کے ہاتھہ سے توریت چھین کر بہت رویا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی صفت
پڑھی اور کہا یہ ہے صفت تیری اے رسول مقبول اَشْھَدُ اَنْ لَّآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ
اَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اِس قدر پڑھا اور آپ کی محبت مین غور ام گیا جناب سرور کائنات
خود اوسکی تجہیز و تکفین مین شریک ہوئے اور نماز جنازہ پڑھائی مسلمانو یہ ہے
عشق جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوات کا کہ جس وقت محبوب کا نام زبان
پر آیا جان تک قربان کر ڈالی دل کی حسرت جمال جہان آرا دیکھکر نجاتی انس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے کہ جسوقت جنگ اُحد سے خبر شہادت رسول مقبول
صلی اللہ علیہ وسلم کی مدینے مین پہونچی ایک عورت کہ آپ سے کمال محبت
رکھتی تھی سنتے ہی اِس خبر کے اپنے گھر سے باہر نکلی اور دیکھا کہ چار آدمیون کی
لاشین جو جنگ اُحد مین شہید ہوئے تھے لوگ اپنے کندھونپر لیے آتے ہین
اوس عورت نے پوچھا کہ یہ کون لوگ ہین جواب دیا کہ اِن شہیدون مین سے
ایک تیرا خاوند اور ایک فرزند اور ایک تیرا باپ اور ایک بھائی ہے وہ عورت
کہ محبتِ رسول مقبول مین بے ہوش و بے حواس تھی یہ خبر سنکر ذرا بھی ملول نہوئی
اور رسول مقبول کو پوچھنے لگی لوگون نے کہا کہ محبوبِ خدا صحیح اور سلامت ہین
اور ابھی مدینے مین تشریف لے گئے ہین یہ سنکر وہ عورت افتان و خیزان
مدینہ طیبہ مین آئی اور آپکے قدمِ مبارک پر آنکھین ملکر یہ زبان پر لائی ٭ بیت

باداغِ من ارچہ مرہمے نیست ٭	چون تو بسلامتی غمے نیست ٭

یعنی اے رسول مقبول پدر و برادر و شوہر و لختِ جگر کے شہید ہوجانیسے البتہ میرے
دل پر بڑا داغ ہے مگر جب کہ حضور وہان سے سلامت آئے اور یہ مشتاق زیارت سے

اور جامہ درویشی اور خلعت محبوبیت کی پہین اور عاشق صادق کا دیوانہ پن
دیکھ کر بہت روئے اور ارشاد کیا کہ باوجود اس غلبۂ شوق اور ولولۂ اشتیاق
کے دیدار جمال محبوب سے کون سبب مانع ہوا حضرت اویسؓ نے جواب دیا کہ
آیا تمنے اوس محبوب کا جمال جہان آرا دیکھا ہے اگر دیکھا ہے تو بیان کرو کہ وہ
ابروے باریک و خمدار جسنے عشاق کے جگر کو بسمل تیغ کرشمہ و ناز اور کشتۂ خنجر
ادا و انداز کیا ہے پیوستہ تھین یا کشادہ اتفاق عجیب یہ ہوا کہ اوس سوال کا
جواب اودھر سے بالتفصیل اوسدم سرانجام نہ ہوا تب حضرت اویسؓ ہی نے
عرض کیا کہ محبت مستوجب یکدلی اور وحدت ہے گوہر دندان محبوب خدا کا شہید
ہوا کسی نے اوس گوہر آبدار کے مقابلے مین ایک دانت بھی اپنا نہ اوکھاڑا اور
اِس فقیر نے اپنے سب دانت نثار کیے حضرت عمرؓ خطاب اور حضرت علی مرتضیٰ
رضی اللہ تعالیٰ عنہما کو حضرت اویسؓ کے حال سے بیقراری اور دلپر حالت طاری
ہوگئی اور فرمایا کہ فی الحقیقت نسبت ارادت شی دیگر اور عشق و محبت امر آخر ہے شعر

مصاحبت چہ ضرورست آشنائی را	ہنوز بادِ یمن محوِ نکہتِ عربی ست

ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہی کہ ایک دن آنحضرت صلی اللہ علیہ
وسلم ایک کنیسہ یعنی عبادت خانہ یہود مین تشریف لائے ایک یہودی کو دیکھا کہ
اپنی قوم کے سامنے توریت پڑھ رہا تھا جس وقت حضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی
صفت پر پہونچا چپ ہو رہا ایک شخص بیمار عاشق زار سید ابرار گوشۂ کنیسہ مین پڑا تھا وہ
پکارا کہ اے یہودی صفت پیغمبر آخر الزمان کیون نہین پڑھتا ہے یہودی یہ سنکر بھی
خاموش ہو رہا تب تو وہ بیمار زار و نزار بے قرار ہو کر اوٹھا اور اوس یہودی

فرمایا تو وہ عاشق صادق جذبۂ محبت واثق سے رقصان اور ولولۂ شوق وصال
سے گریان ہوا اور اون دونون صاحبون کو علیحدہ بٹھلا کر ایک درخت کے نیچے
فریاد و مناجات کرنے لگا کہ اے عشق و محبت کے بنانے والے اور اے محمدؐ
کے چاہنے والے تیرے محبوب رعنا نے اپنا جامۂ پاک مجھ شیفتہ و شیدا
فقیر بے سروپا کو بھیجا ہے اجازت تیری ہووے تو یہ فقیر اسکو پہنے حکم ہوا کہ
ہان پہنو عرض کیا کہ اگر پہنون تو مین تیری نذر کیا کرون آواز آئی کہ اے درویش
صفا کیش و اے عاشق سینہ ریش ہان اجازت ہے کہ یہ لباس محبوبیت اساس
زیب بدن کر اور ہدیہ اسکا جو تو تجویز کرے گا ہم دینگے عرض کیا کہ اے خداوند کریم
تو غفور اور رحیم ہے حضرت کی سب امت کو بخشے تو پہنون ارشاد ہوا کہ چندین
ہزار کو بخشا عرض کیا کہ یا الٰہ العالمین سب امت کو بخشے تو پہنون حکم ہوا کہ
جس قدر اس خرقے مین تار ہین اوسکا دوچند سہ چند حصہ بخشا خرقہ پہن پھر عرض کیا
کہ اپنے محبوب کی سب امت کو بخشے تو پہنون اور جب تک تمام امت کی بخشنے کا
وعدہ نہ کرے گا مین اس خرقۂ اقدس کو ہرگز نہ پہنونگا ادھر تو یہ راز و نیاز کی باتین
ہو رہی تھین کہ اودھر سے حضرت عمر خطاب اور علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما
تشریف لائے حضرت اویسؓ نے کہا کہ اگر آپ جلدی نکرتے تو مین جب تک
محبوب کبریا محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام امت کو نہ بخشوا تا خرقہ نہ پہنتا
الحاصل حضرت عمر خطاب اور علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالےٰ عنہما نے وہ خرقہ دیا اور
حضرت اویسؓ اوس جامۂ نازنین کو پہن کر ولولۂ شوق سے بیقرار اور بادۂ وصال
سے سرشار ہو گئے حضرت عمر خطاب اور علی مرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہما اوس گلیم فقر

آخر اپنا کام کیا کہ محبوب مرغوب صلی اللہ علیہ وسلم خود یمن کی طرف متوجہ ہوکر
فرماتے تھے کہ نسیم محبت یمن سے آتی ہے اور فرماتے تھے کہ ہمارے عشاق
مین ایک شخص ہے کہ قیامت کے دن اوسکی شفاعت ہماری امت کی حق مین
ربیعہ اور مضر کی بکریون کے بالون کے برابر قبول ہوگی عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ
وہ کون ہے اور اوسکا نام کیا ہے فرمایا کہ قرن کا رہنے والا اویس اوسکا نام ہے
پوچھا کہ نظارۂ جمال عالمتاب سے بہرہ یاب ہے یا نہین ارشاد ہوا کہ چشم ظاہر سے
اوسنے ہمکو نہین دیکھا ہے عرض کیا کہ پھر وہ کیسا عاشق ہے کہ دامانِ خیال کو
گوہر وصال سے مالا مال نہین کرتا فرمایا کہ وہ بسبب غلبۂ حال کے حاضر نہین
ہوسکتا آب تاثیر جذبِ عشق کی دیکھیے کہ حین حیات مین جو پوچھا گیا کہ پیراہن
مبارک کسکو دیا جائے گا ارشاد ہوا کہ مستحق اسکا اویسؓ قرنی ہے چنانچہ بعد وفات
شریف آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے
قافلۂ نجد سے استفسار فرمایا کہ یمن مین کوئی شخص اویسؓ نامے ہے یا نہین کہا کہ
ہان ایک دیوانہ سا آدمی وحشت سے جنگل مین پھرا کرتا ہے اور جب لوگ ہنستے
ہین تو وہ روتا ہے اور جب لوگ روتے ہین تو وہ ہنستا ہے پس حضرت عمر خطاب
رضی اللہ عنہ بموجب ارشاد کے وہ جامۂ محبوبیت مآب ادھر سے لیکر طرف یمن کے
چلے ادھر سے عاشق صادق مجذوب وجد و شوق مین مغلوب ہوا اور کہا شعر

مژدہ ای دل کہ مسیحا نفسے می آید	کہ ز انفاس خوشش بوی کسے می آید

غرض جب کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ اور حضرت علی مرتضی کرم اللہ وجہہ نے
حضرت اویسؓ کو جنگل مین پایا اور پیراہن مقدس نبوی صلے اللہ علیہ وسلم عنایت

محبت ہے ملائکہ یہ سنکر حیرت مین آئے اور امتِ محمدی کے مرتبے سے آگاہ ہوئے

سَلِّمُوا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ | مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَۃً لِّلْعَالَمِیْنَ

بیان فضائل محبت از سرور کائنات علیہ الصلوات

آے امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم خداوند عالم اور رسول مکرم کو تو تمھارے ساتھہ اسقدر الفت اور تمکو اوسکی محبت سے جو باعث بہبودی کونین ہے یہ غفلت اگرچہ آپکی ذات رحمۃ للعالمین اور شفیع المذنبین قرار پائی ہے مگر امت عاصی کے واسطے درباب محبت بہت تاکید فرمائی ہے اور اوس محبوب پر دل لگانا چاہیے کہ جسکے سبب خدا کے نزدیک افضل ترین امم ہوئے ہو چنانچہ اس باب مین دو چار روایتین عاشقانِ شیدا کی لکھی جاتی ہین کہ سامعین کو سنکر موجب عبرت اور سبب افزونی محبت ہو روایت ہے کہ جس وقت جنگِ اُحد مین دندان مبارک اوس گوہر دریاے محبوبیت کا شہید ہوا تو جو جو عاشقِ زار تھے اونپر کمال صدمہ گذرا یہانتک کہ تاب و توان باقی نرہا خصوصاً سر دفتر عاشقان شکستہ احوال اویس قرنی کا کچھ اور ہی حال ہوا یعنے جب یہ خبر ہوئی کہ محبوب کا گوہرِ دندان سنگ جفا سے شہید ہوا پتھر لے کر تمام دانت اپنے توڑ ڈالے کہ خدا جانے محبوب کا کونسا دانت ٹوٹا ہوگا آے عاشقانِ محمد عشق اسکا نام ہے اور محبت کا دم بھرنا ایسے عاشقون کا کام ہے کہ یہان ایک دانت شہید ہوا تو وہان سب دانت توڑ ڈالے یہان تھوڑا سا خون منہ سے جاری ہوا تو وہان دریا خون کے منہ سے نکالے چنانچہ راوی لکھتا ہے کہ حضرت اویس قرنی بڑے عاشقِ جانباز اور پروانہ سراپا سوز و گداز تھے جذبِ کامل اور طپش دل نے

گناہون کے سبب برہنہ نہین کرے گا چھٹے یہ کہ مین عرفات پر گیا اور بہت
رویا تب میری توبہ قبول ہوئی اور اوسکی امت قدم گھر سے باہر نہ نکالے گی
اور فقط اتنا ہی کہے گی کہ خداوندا ہمنے گناہ کیا اور بُرا کیا حق تعالیٰ کہے گا کہ
بخشدیا مینے تم کو جب کہ حضرت شیث علیہ السّلام نے یہ سب فضائل امت
محمدی کے سنے حیرت مین ہوئے آے گدایان کوے محمدی ولے فدایان
روے احمدی ذرا اپنے مرتبے سے آگاہ ہوکر اپنے پادشاہ کی رضامندی پر
کمر باندھو اور اوس نبی فخر رسل کے ساتھہ محبت پیدا کرو کہ یہی موجب خوشنودی
خالق اکبر اور سبب رضامندی پیغمبر ہے روایت ہے کہ جب حضرت
یعقوب علیہ السّلام مصر کے قریب پہونچے اور حضرت یوسف علیہ السّلام تمامی
فوج ولشکر سے استقبال کو آئے حضرت یعقوب علیہ السّلام ایک بلندی پر
کھڑے تھے اور لشکر کے پرے کے پرے سامنے سے گذرتے تھے جسوقت حضرت
یوسف علیہ السّلام نے پدر بزرگوار کو دیکھا عماری زرنگار سے گرے اور حضرت یعقوب
بھی فرزند کو دیکھتے ہی خاک پر غلطان ہوئے یہانتک کہ دونون ایک دوسرے
کی گردن مین ہاتھہ ڈال کر اتنا روئے کہ بیہوش ہوگئے اور پانچ ساعت تک
ہوش مین نہ آئے اوسوقت ساکنان ملأ اعلیٰ اور کرّوبیان عالم بالا ان دونون مشتاق
سوختہ آتش فراق کا تماشا دیکھتے تھے یہ حالت دیکھکر بجناب باری گریہ وزاری
کرکے عرض کیا کہ خداوندا جتنی محبت یعقوبؑ کو یوسفؑ کے ساتھہ ہے کوئی اور
بھی ایسی محبت کسی کے ساتھہ رکھتا ہوگا فرمان آیا کہ قسم ہے مجھکو اپنی عزت
وجلال کی کہ مجھے امتیان محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے ستر حصّے اس سے زیادہ

مین بہت تاکید فرمائی حضرت شیث نے عرض کیا کہ اے پدر بزرگوار فضائل محمد
صلے اللہ علیہ وسلم تجھ سے مین نے تمام عمر سنے اب مجھ کو آگاہ کر کہ مرتبہ محمد کا
تیرے مرتبے سے زیادہ ہے یا کم حضرت آدم نے جواب ندیا پھر دوبارا
پوچھا پھر جواب ندیا تیسری بار کہ بہت مبالغے سے پوچھا کہا اے فرزند شان
محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہت بلند ہے کہ سوائے خدائے علیم کے اور کوئی نہین
جانتا ہے مگر اوسکی امت کا حال سن کہ جب امت کا یہ مرتبہ ہے تو اوس پیغمبر کا
مرتبہ کب قیاس مین آسکتا ہے اے فرزند دلبند حقتعالی نے اوسکی امت کے
ساتھ چھ کام ایسے کیے ہین کہ وہ میرے ساتھ نہین کیے باوجودیکہ مین پیغمبر
ہون اول یہ کہ مجھکو ایک نافرمانی کے سبب جنت سے باہر کیا اور حلہ بہشتی
چھین لیا اور اوسنے بہت گناہ ظہور مین آئینگے اور پھر بہشت مین جائینگے
دوسرے یہ کہ میرے تئین ایک قصور کے ساتھ عالم مین آوارہ کیا اور
میرا گناہ آشکارا کر دیا اور اوسکی امت سے ہزارون گناہ خدائے کریم دیکھے گا
اور پھر پردہ پوشیدہ رکھے گا تیسرے یہ کہ مجھکو ایک خطا کرنے سے حوا سے جدا
کیا اور اوسکی امت سے سیکڑون گناہ صغیرہ اور کبیرہ ہوینگے مگر اونکے
دوستون کو اوسنے جدا نہین کرے گا چوتھے یہ کہ مین اپنے قصور پر تین سو برس
تک رویا جب اوس پیغمبر کے وسیلے سے میری توبہ قبول ہوئی اور اوسکی امت
کو رونے کی حاجت نہین صرف یہ کہ دل مین پشیمان ہوین خدائے غفور اونکے
عصیان و گناہ سے درگذر کرے گا کہ اَلنَّدَمُ تَوْبَةٌ پانچوین یہ کہ مجھکو ایک
گناہ کے سبب ننگا کر دیا اور اوسی طرح سے دنیا مین بھیجا اور اوسکی امت کو

اپنے آشناؤن کے ساتھہ وہ بھی غرق ہوگیا مسلمانو وہان تو ایک پیغمبر کے فرزند کا یہ حال اور یہان امتِ محمدی کا یہ خیال کہ خدای کریم ہزارون گناہ دن رات دیکھے جاتا ہے اور پھر اپنے محبوب کی امت کی تسکین کے واسطے فرماتا ہے لَا تَقْنَطُوا مِنْ رَّحْمَةِ اللّٰهِ یعنے نا امید مت ہو تم رحمتِ پروردگار سے آے لوگو خیال کرنے کا مقام ہے کہ نبی صلے اللہ علیہ وسلم کی امت پر کس قدر اکرام ہے حق تو یہ ہے کہ ایسے رسولؐ کی امت مین پیدا کیا ہے کہ باوجود کثرت گناہ کے آتش دوزخ سے بچا لیا ہے بیت چہ غم دیوارِ امت را کہ دارد چو تو پشتیبان ✤ چہ باک از موج بحر آن را کہ باشد نوحؑ کشتیبان ✤ غزل

نبیون مین آپ سا تو کوئی دوسرا نہین
شانِ خدا ہین آپ ولیکن خدا نہین

مجھ سا غریب و بیکس و نا آشنا نہین
دونون جہان مین آپ سا مشکل کشا نہین

شہرہ ہے دو جہان مین رخِ دلفریب کا
وہ کون ہے جو آپ کے اوپر فدا نہین

نرگس کی طرح طالبِ دیدار ہین تمام
باغ جہان مین کون ہے جو چشم وا نہین

والشمس آپکے رخِ روشن سے ہے مراد
واللیل آشکار ہے زلفِ دوتا نہین

ہے یہ دلیل سایۂ نورِ خدا تھے آپ
قامت کا سایہ خاک کے اوپر گرا نہین

ہے مجھکو جامِ ساقیِ کوثر کی آرزو
مانندِ خضر خواہش آبِ بقا نہین

سجدہ کہان کرون کہ مدینہ بہت ہی دور
آنکھون کے سامنے مری وہ نقشِ پا نہین

صوفی کے حال پر نظرِ رحم کیجیے
دنیا مین آپ سا کوئی حاجت روا نہین

روایت ہے کہ جب حضرت آدم علیہ السلام کا وقت اخیر ہوا حضرت شیث علیہ السلام کو اپنے پاس بلایا اور بہت سی وصیتین فرما کر محافظتِ نورِ محمدی

محبوب کی امت مین پیدا کر حکم آیا کہ اے موسےٰ ہمنے تمکو کلیم اللہ کا خطاب دیا
نبی مرسل پیدا کیا کوہ طور پر بلایا اپنا جمال دکھایا یہ سب خطوصیتین تمھارے
واسطے کم نہین ہین اے گدایان کوے محمدی یہان سے اپنا مرتبہ قیاس کر کے
اوس جناب کی غلامی مین جان و دل سے حاضر رہو کہ دنیا مین موجب حسنات
اور عقبےٰ مین سبب نجات ہو ✤ **غزل فارسی لمؤلفہ**

اے نبی کیست کہ دلدادۂ سیمای تو نیست — سر کدام ست کہ بر نقش کف پای تو نیست
نیست یکدل کہ دونیم از قد بالای تو نیست — دیدہ نیست کہ محو رخ زیبای تو نیست
گر دہے ہر دو جہان شاد نگردد ہرگز — عاشقے را کہ بدل غیر تمنای تو نیست
طائر سدرہ پے دیدن او مے آید — ہر کہ یک لحظہ جدا از در والای تو نیست
داغ عشق تو بہر سینہ بود چون خورشید — مہ رخی نیست درین شہر کہ شیدای تو نیست

روایت ہے کہ جسوقت حضرت نوح علےٰ نبینا و علیہ الصلوٰۃ کی امت پر طوفان
آیا حضرت نوحؑ نے بامر الٰہی اپنے اہل و عیال اور تابعین کو کشتی پر بٹھلایا اور
اونکا فرزند گروہ اشقیا مین بیٹھا رہا ہر چند حضرت نوحؑ نے اوسکو پانی کی
طغیانی سے ڈرایا مگر وہ اپنے آشناؤن کو چھوڑ کر کشتی پر نہ آیا محبت پدری نے
جوش مارا بارگاہ الٰہی مین عرض کیا کہ پروردگار میرے لڑکا میرا ابھی کشتی پر
نہین آیا ہے حکم ہوا کہ وہ ہمارے عذاب کو کچھ دھیان مین نہین لایا ہے زنہار
اب آواز نہ دینا وہ بھی اپنے گناہون کی سزا پائے گا اور اپنے آشناؤن کے
ساتھہ ڈوب جائے گا حضرت نوح نے یہ سنکر آنسوؤن کا دریا بہایا باپ کی
شفقت کام نہ آئی آخر کشتی حیات اوس فرزند کی ورطہ تباہی مین پائی یعنے

دوسری رفریہ پائی جاتی ہے کہ وہ محبوب رب العالمین شہنشاہ انبیاء مرسلین تھا
اسی سبب باغبان حقیقی نے کل انبیا کے کمالات و معجزات آپکی ذات معدن
صفات مین مجتمع کرکے ایک گلدستہ بنایا اور اوس گلدستہ دست قدرت کی
خوشبو سے گلشن دنیا کو معطر فرمایا چنانچہ جسکو کہ دماغ ارادت اوس خوشبو کا
تھا مست ہوکر اویس قرنی کی طرح والہ و شیدا ہوا اور جس کسی کے
مشام جان کو روز ازل سے اوس رائحہ روح پرور سے بہرہ نہتھا ابوجہل کی طرح
رسوا ہوا اسی طرح اوس محبوب کی امت کو بھی سارے کمالات اور فضائل جو
اور پیغمبرون کی امتون کو جدا جدا مرحمت فرمائے تھے وہ سب یکجا کرکے اس
امت کو بخشدیے تاکہ محبوب کے ساتھہ کسی نوع کی عنایت باقی نہ رہجائے
اور امت کی تسکین کے واسطے کُنْتُمْ خَیْرَ اُمَّةٍ فرمایا کہ محبوب کی امت بھی اپنے
مرتبے سے آگاہی پائے اس صورت مین جناب سرور کائنات تو جامع کمالات
ظاہری و باطنی ٹھہرائے گئے اور اونکی امت نے جس قدر فضائل و کمالات
اور امتون مین تھے وہ پائے روایت ہے کہ جب حضرت موسیٰ علیٰ نبینا و
علیہ الصلوٰۃ نے امت محمدی کے محامد اور فضائل توریت مین حد سے زیادہ ملاحظہ
فرمائے تب بارگاہ کبریائی مین بعد مناجات عرض کیا کہ اے خداوند عالم
اوس امت مکرم کو میری امت کر کہ اوسمین اولیا اور غوث اور قطب پیدا
ہونگے خطاب آیا کہ اے موسےٰ وہ امت ہمارے محبوب محمد مصطفےٰ احمد مجتبیٰ صلی اللہ
علیہ وسلم کی ہے ہمنے اوس امت مین ہر ایک شخص کو جداگانہ بزرگی دی ہے
حضرت موسےٰ علیہ السلام نے کمال اشتیاق سے عرض کیا کہ الٰہی مجھکو تو اوس

اور آپ کی محبت مین جانباز ہین اگر قیامت کے دن آتش دوزخ سے نجات پائین تو کیا بعید ہے ✤ غزل مؤلف

بزمِ میلاد مین کیا نور و ضیا ہے دیکھو	ذرّہ خورشید سے جلوے مین سوا ہے دیکھو
چشم دل کھول کے اس بزم مین آؤ تو یہان	ہر طرف نورِ نبی صلِّ علےٰ ہے دیکھو
رخِ انور کا تصور تو جماؤ دل مین	نقش موجود ہے آئینہ صفا ہے دیکھو
سطحِ خاک سے افلاک تلک ہے روشن	کس کی آمد کا یہان ذکر ہوا ہے دیکھو
ہم گنہگارون کو بخشائینگے پہلے سب سے	رحمتِ حضرتِ محبوبِ خدا ہے دیکھو
ہند سے جلد مدینے مین بلاؤ مجھ کو	غمِ دوری سے مرا حال بُرا ہے دیکھو
صوفی خاک نشین آیکا ذرّہ اوس پر	سایہ کی طرح عجب وقت پڑا ہے دیکھو
سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَا جَآءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

فضائل امتِ محمدی

مسلمانو جسطرح کہ ہمارے بادشاہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سلطان الانبیا اور بہترین اولاد آدمؑ ہین اوسی طرح اونکی امت کے لوگ بھی افضلترین امم ہین اور افضلیت کی یہ رمز بتائی جاتی ہے کہ خدائے غفار اپنے محبوب پر عاشقِ زار ہے اور محبوب کی شفیقگی امت کے اوپر بے شمار ہے پس عاشق جس طرف معشوق کا میلان طبیعت پاتا ہے تو خود بھی اوسی طرف کو جھک جاتا ہے اور جس چیز پر دونون عاشق و معشوق کی نظر رغبت ہو پھر کس طرح نہ اوسکو افضلیت ہو پس خوشا حال اس امت کا کہ موردِ انعامِ الٰہی اور مصدر اکرام نامتناہی ہے شعر

یارب تو کریمے و رسولِ تو کریم ✤	صد شکر کہ ہستیم میانِ دو کریم

اور ذکر میلاد شریف کا اسقدر خیال اور ہمارے عشق و محبت مین تمھارا یہ حال ہے
تو ہمنے بھی تم کو اے محبوب سبحانی یازدہم ربیع الثانی یعنے گیارھوین مرحمت فرمائی
مژدہ ہو کہ اس خدمت کے صلے مین تمنے ہماری بارگاہ سے یہ دولت ابدی پائی
کہ مغرب سے مشرق تک تا قیام قیامت یہ گیارھوین تمھارے نام کی جاری
رہے گی مسلمانو جب کہ اس بارگاہ فلک پناہ کے ایک ایک ستارے کو
اسقدر نور و ضیا ہے تو آفتاب رسالت کا مرتبہ کب وہم و قیاس مین آسکتا ہے

شعر رہے سعادت آن بندہ کہ شد حاضر	بہ محفلے کہ در و ذکر مولد نبوی ست

روایت حضرت عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب سید عالم
شفیع اعظم نے اپنے قدم سراپا اعجاز سے گلشن دنیا کو شاداب فرمایا منادی
غیب نے چارون طرف سب کو آوازہ تہنیت کا سنایا ثویبہ ابولہب کی لونڈی نے
جاکر ابولہب کو آپ کے میلاد شریف کا مژدہ پہونچایا ابولہب نے بسبب خوشی
میلاد شریف کے اوسکو آزاد کیا جب وہ مر گیا تو حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے
ایک رات ابولہب کو خواب مین دیکھا اور حال پوچھا اوسنے کہا کہ جسدن سے
اس دار فنا سے طرف دار البقا کے گیا ہون انواع انواع عذاب مین مبتلا ہون
مگر دوشنبے کے دن بسبب خوشی میلاد شریف کے عذاب سے نجات پاتا ہون
اے عاشقان محمد صلے اللہ علیہ وسلم نثار ہو جانے کا مقام ہے کہ ابولہب سا کافر
جسکی مذمت کلام اللہ مین موجود ہے خوشی میلاد شریف کا ثمرہ تخفیف عذاب
پاوے اور خاص دوشنبے کے دن مورد رحمت الٰہی ہو جاوے تو خوشا حال
اون بندگان شیدا کا کہ بدل و جان اپنے آقا کی غلامی مین حاضر

اور کلمہ طیبہ پڑھا اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ
پس دولتِ ایمان سے مالا مال اور لذتِ دیدار سے خوش حال ہوئی صبح کو
خواب سے با دلِ بیدار اوٹھی اور محفلِ میلاد شریف ترتیب دی یہودی اوسکے
خاوند نے محفل کا سبب پوچھا اوسنے سارا ماجرا خواب کا بیان کیا یہودی بھی یہ حال
سنکر آپ پر ایمان لایا اور صبح کو محفل میلاد شریف کرکے اپنی بی بی کے خواب کا حال
سب کو سنایا جسنے اوسکے خواب کا حال سنا محفل میلاد شریف کرنا شروع کیا
اے عاشقانِ محمدؐ نثار ہو جانے کا مقام ہے کہ اوس محبوبِ عالم کو اپنے مشتاقان
شیدا کا کسقدر خیال ہے خوشا حال اون عاشقانِ باسوز و گداز کا کہ بدل و جان
اپنے آقا کی غلامی مین سرفراز اور اوس محبوبِ عالم کی محبت مین جانباز ہین

نظم فارسی

بزمِ میلادِ سرورست اینجا		ملک و حور بر در ست اینجا
طرفہ سودا بہر سرست اینجا		عودِ شوقِ تو بسکہ میسوزم
لب کشودم بوصفِ دندانش		سخنِ من چو گوہرست اینجا
ذرہ خورشیدِ خاورست اینجا		از لبِ او حکایتے دارم
صوفیِ خستہ دل پریشان حال		در سرِ زلف دلبرست اینجا
در سرِ گیسوِ دوتاے کسے		دلِ غ دل رشکِ مجمرست اینجا
نور ریزست بزمِ میلادش		سخنم روح پرورست اینجا

روایت ہے کہ جناب پیر دستگیر محبوبِ سبحانی قطب ربانی غوث الثقلین
مقتدار الصلتین حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ بسبب فرط
عشق جناب سرورِ کائنات علیہ الصلوات کے اہتمام دوازدہم ماہ ربیع الاول
یعنی بارہ وفات کا بہت فرماتے تھے کہ ناگاہ بارگاہ حضرت رسالت پناہ سے
بشارت ہوئی کہ اے نور العین و اے غوث الثقلین ہرگاہ تم کو ہماری دوازدہم

دل تو صد چاک ہوا ہوگا گلستان کی صورت	جسنے دیکھا تجھے اے ماہ شمائل ہوگا
بن کے اکسیر بنا دیگا بدن کو سونا	آتش عشق سے کشتہ جو مرا دل ہوگا
دل کو اوس وقت قرار آئیگا میرے صوفی	جب مدینہ مری آنکھون کے مقابل ہوگا

روایت حضرت مولانا جلال الدین سیوطی نے اپنی کتاب جمع الجوامع مین لکھا ہے کہ بغداد شریف مین ایک شخص سوداگر بہت آسودہ حال رہتا تھا اور اکثر محفل میلاد شریف کیا کرتا تھا راوی لکھتا ہے کہ اوس کے مکان کے قریب ایک یہودی رہتا تھا سوداگر نے ایک روز محفل میلاد شریف حضرت خیر البشرؐ کی مرتب کرکے حاضرین کو ذکر خیر سنایا محفل کا تمام شہر مین شہرہ ہوا ہر شخص ذکر خیر سننے کو آیا یہودی سے اوسکی بی بی نے پوچھا کہ آج سوداگر کے گھر اس قدر دھوم دھام اور آدمیون کا اژدحام کس سبب سے ہے یہودی نے جواب دیا کہ آج روز میلاد اُنکے پیغمبر آخر الزمان کا ہے اس سبب سوداگر کے گھر مجمع ہو رہا ہے اور ہر ایک شخص حالتِ ذوق وشوق مین رو رہا ہے یہودی کی بی بی یہ ماجرا سنکر مشتاق سو رہی ناگاہ خواب مین دیکھا کہ جناب رسول مقبولؐ کی سواری سوداگر کے مکان کی طرف آتی ہے یہ عورت جو ہر بن موسے محو دیدار اور کشتۂ محبت سیّد ابرار تھی پروانہ وار اوس شمع رخسار پر نثار ہو کر پوچھنے لگی کہ حضور کی سواری کہان جاتی ہے آپ نے ارشاد فرمایا کہ تیرے گھر کے برابر جو سوداگر رہتا ہے اور ہمارے نام پر اپنا مال وزر لٹاتا ہے تو ہم بھی اوس کے گھر اکثر آیا کرتے ہین چنانچہ آج ہم اوس کے گھر مہمان ہین یہودی کی بی بی نے عرض کیا کہ یہ لونڈی بھی حضور کی زیارت کی کمال تمنّا رکھتی تھی یہ کہکر قدمون پر سر رکھا

اپنا جان و مال لٹاوین اور اس ذریعے سے اوس جناب اقدس کی حضوری پاوین ۵

محمدِ عربی کا بروی ہر دو سرا است | کسیکہ خاک درش نیست خاک بر سر او

بیان فضائل محفل میلاد شریف

مسلمانو محفل میلاد شریف کے فضائل اور اسکی بزرگی اس قدر ہے کہ امکان بشر نہین کہ اوسکا عشر عشیر بھی بیان کر سکے چنانچہ اکثر بزرگان دین اپنی بڑی بڑی کتابون مین اس محفل پاک کی فضیلت لکھتے چلے آئے ہین اور اکثر لوگون نے اس محفل پاک کے کرنے سے بڑے بڑے مراتب پائے ہین چنانچہ مکہ معظمہ اور مدینہ منورہ مین برابر گھر گھر یہ محفل ہوا کرتی ہے اور مولانا شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب فیوض الحرمین مین اس محفل پاک کا حال بہت کچھ لکھا ہے اور یہ وہ محفل مقدس ہے کہ جسکو زمان ولادت آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے آجتک علماے کرام اور اولیاے عظام ہر شہر و دیار کے برابر کرتے چلے آتے ہین اور اس محفل کی برکت سے پاتے ہین جو کچھ کہ پاتے ہین

غزل

بزم میلاد محمد مین جو شامل ہوگا | ہے یقین مجھکو کہ وہ خلد مین داخل ہوگا

گل رخسار محمد کا اگر ہوگا ذکر | باغ مین صل علی شور عنادل ہوگا

ہر لب زخم سے نکلے گا درود اور سلام | آپ کی تیغ محبت کا جو گھائل ہوگا

مین یہ سمجھونگا کہ آنکھین بھی ہوئی تھین پیدا | جب مدینہ مری آنکھون کے مقابل ہوگا

جبکہ روضے کے درختون کے تلے بیٹھونگا | غنچے کی طرح شگفتہ یہ مرا دل ہوگا

ہاے کسدن مجھے روضے کی زیارت ہوگی | کیون خدا میرا ابھی مقصد کبھی حاصل ہوگا

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ گوہر دریای اِنَّا اَعْطَیْنٰکَ الْکَوْثَرَ صدر آرای سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰی مرحل پیمای سُبْحٰنَ الَّذِیْ اَسْرٰی بدر آسمان قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی صدر ایوان دَنٰی فَتَدَلّٰی مکحل کحل الجواہر مَازَاغَ الْبَصَرُ وَمَاطَغٰی المبجل نغمہ سرای کُنْتُ نَبِیًّا وَّاٰدَمُ بَیْنَ الْمَاءِ وَالطِّیْنِ مصدر انعامہای وَمَا اَرْسَلْنٰکَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِیْنَ بہترین اولاد آدم طوطی شکر خای اَنَا اَفْصَحُ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ سرور عالم فخر بنی آدم رسول مکرم شفیع الامم شہنشاہ دوسرا محبوب کبریا امام الہدیٰ کہف الوریٰ سراج الاصفیا تاج الانبیا شمس الضحیٰ بدر الدجیٰ احمد مجتبےٰ محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم وعلیٰ آلہ واصحابہ وازواجہ وذریاتہ تسلیما کثیرا کثیرا جواب

سَلِّمُوْا یَا قَوْمُ بَلْ صَلُّوْا عَلَی الصَّدْرِ الْاَمِیْنِ	مُصْطَفٰی مَاجَاءَ اِلَّا رَحْمَةً لِّلْعَالَمِیْنَ

غزل

بیا بجفل و میلادِ مصطفا بشنو	خوش ست قصۂ محبوبِ کبریا بشنو
بروی گل منگر دیدہ بر چمن مکشا	سخن بوصفِ رخش میرود بیا بشنو
ز زلفِ پر شکن او چہ عقدہ بگشایم	کہ این حدیث دراز ست از صبا بشنو
نداشت سایہ و در سایہ اش دو عالم بود	بیان قامتِ محبوبِ کبریا بشنو
گدا ست صوفی و سلطان او گدا پرور	تو ذکرِ شاہ بجفل ازین گدا بشنو

اے خاکساران کوے محمدی واے طلبگاران روے احمدی افضلترین عبادت اور بزرگترین ریاضت ہم گداؤن کی اپنے بادشاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے محبت ہے کہ جو وسیلہ حصول حاجات دنیا اور ذریعہ نجات عقبیٰ ہی خوشحال اون مسلمانون کا کہ رات دن آپ کے عشق و محبت مین

منور فرمایا اور ایک لفظ کُن سے تمام موجودات کو عالمِ ظہور مین لایا قامتِ انسان کو
خلعتِ زیبا ق لَقَدْ کَرَّمْنَا بَنِیْ اٰدَمَ سے آراستہ کیا زبانِ خلائق کو خَلَقَ الْاِنْسَانَ
عَلَّمَهُ الْبَیَانَ سے نطق دل آویز بخشا تیرہ دلون کی ہدایت کے واسطے انبیا کی
ہاتھہ مین چراغ رہنمائی کا دیا اور شمع جمال محمدی سے کل عالم کو روشن کیا اگر
آفرینش اوس محبوبِ عالم کی نہ منظور فرماتا تو عالم عالمِ ظہور مین نہ آتا اسی واسطے
پہلے اوس جناب کی قامتِ یکتا پر لولاک لَمَا خَلَقْتُ الْاَفْلَاکَ کا
خلعتِ زیبا پہنایا بعد اوس کے کل موجودات کو عالمِ ظہور مین لایا رباعی

اے آنکہ شد از طفیلت آدم پیدا	گشت از سببِ تو چرخِ اعظم پیدا
نورِ تو نہ گنجید چو در یک عالم	بہرِ تو خدا کرد دو عالم پیدا

پس درود نامحدود اوس شہنشاہ عالم پناہ پر نثار کرنا چاہیے کہ وجود باجود جس کا
سببِ تخلیق ہژدہ ہزار عالم ہے کیسا شہنشاہ عالم پناہ محبوبِ الٰہ مقبولِ بارگاہ
شمع شبستانِ لِمَعَ اللہ سلطان والاجاہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ
واصحابہ وسلم امتِ عاصی کو آتش دوزخ سے بچانے والا ہم سیہ کارون کے لیے
ریاضتِ شاقہ اوٹھانے والا آئینہ جمال باکمال اوسکا مظہرِ انوار ربِّ جلیل کہ
مَنْ رَّاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ جسپر دلیل ہے انیس خلوتِ شب زندہ داران قرار بخش دلِ
بیقراران دستگیر افتادگان چارہ بیچارگان مومیائی شکستہ دلان بیخور و خواب
تاب و توان بخش عاشقان سینہ کباب ساقی آبِ کوثر مالک بحر و بر شہنشاہ گدا پرور
محبوبِ خالق اکبر مطلوبِ شکستہ دلان و سینہ ریشان محبوبِ خلوت کدۂ
درویشان اُمتی فرمائے روزِ امید و بیم سراپا رحمت ربِّ کریم معجز نمائے



بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمد بیحد ہے خاص یزدان کو
نطق بخشا ہے جسنے انسان کو

وحدہٗ لاشریک ہے وہ ذات
ذرّے ذرّے مین ہے ظہورِ صفات

آسمان و زمین کیے پیدا
صنعتون پر دل جہان شیدا

انبیا کا کیا جو اوس نے ظہور
رہنمائی تھی خلق کی منظور

سب کا سردار احمدِ مرسل
جو کہ خلقت مین سب سے ہی اول

پیشتر ہر نبی سے نور اوسکا
سب سے پیچھے ہوا ظہور اوس کا

اوسکا احسان ہے زمانے پر
اِنّہٗ جَآءَ رَحْمَۃٌ لِّلْبَشَرِ

ہزارون احسان خالق کون و مکان کے کہ جسنے نور ایمان سے دل مومنین کو

Maulood Sharef Jadid

INDIAN INSTITUTE

بعون صناع مکین و مکان فضل خلاق مین و زمان

مولد شریف جدید

مطبع نامی منشی نول کشور مین چھپکر مقبول جہان ہوا

Maulid-ĕ-sharīf-ĕ-jadīd.

Indian Institute, Oxford.
The Lucknow Sparks Library.
Presented
by
Munshi Newul Kishore.

